خطباتِ برما

برما میں دیے گئے خطبات کا مجموعہ

مولانا محمد الیاس گھمن

دار الایمان

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

ناشر: دار الایمان 17-فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
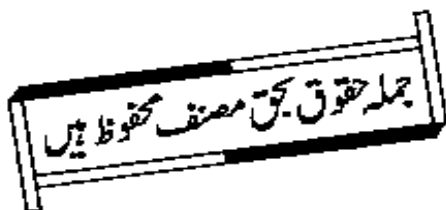
نام کتاب ________ خطباتِ برما

افادات ________ مولانا محمد الیاس گھمن

بار اشاعت اول ________ ستمبر 2013ء

تعداد ________ 1100

باہتمام ________ احناف میڈیا سروس

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

0321-6353540

دار الایمان 17-فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

0423-7350016 — 0321-4602218

دار الایمان دوکان نمبر 11 ماشاء اللہ مارکیٹ نزد تبلیغی مرکز

گیٹ 5 رائیونڈ 0335-7500510

فهرست
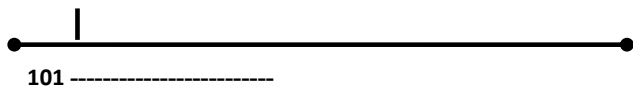
الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولنا محمدا عبده ورسوله اما بعد!

فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (1) الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (2) مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ (3) إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (4) اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (5) صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (6)

ہے اور پہلے سفر کا پہلا بیان ہے۔ میں نے پہلے سفر اور پہلے بیان کی مناسبت سے ایک سورت اور ایک حدیث تلاوت کی ہے، اس سورۃ کو ام القرآن ام السنۃ ام القرآن اور حدیث ام السنۃ ام کا معنی عربی زبان میں جس طرح ماں آتا ہے، اسی طرح خلاصہ بھی آتا ہے اور اسی طرح عربی زبان میں معنی ”اثر“ بھی آتا ہے۔ تو ام القرآن کا معنی ہے، پورے قرآن کا خلاصہ اور ام السنۃ کا معنی ہے، پوری سنت کا خلاصہ، یعنی پورے دین کا خلاصہ۔ سورۃ فاتحہ قرآن کا خلاصہ ہے اور حدیث جبرائیل تمام احادیث کا خلاصہ ہے۔ چونکہ خلاصہ کو ام کہتے ہیں، اسی لیے سورۃ فاتحہ ام القرآن ہے اور حدیث جبرائیل ام السنۃ ہے۔ سورۃ فاتحہ کو ام القرآن

قرآن کریم کے جتنے مضامین، اللہ تعالی نے الم سے لے کر والناس تک بیان فرمائے ہیں، وہ سارے مضامین، سورۃ فاتحہ میں اجمالاً بیان فرمائے ہیں۔ مرد، عورت، پڑھا لکھا، ان پڑھ ہر بندے کے لیے پورے قرآن کریم کا خلاصہ یہی ہے۔ پورے قرآن مجید میں 6 مضامین ہیں:

1: توحید

2: رسالت

3: قیامت

4: احکام

5: ماننے والے

! الحمد سے لے کر والناس

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم ملك یوم الدین میں قیامت کو بیان کیا، ایاك نعبد وایاك نستعین بیان کیا، اھدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیھم اس میں بیان کیا اور غیر المغضوب

سورۃ فاتحہ میں اختصار سے بیان فرمایا۔ اس لیے سورۃ فاتحہ کو ام القرآن

قرآن میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے، وہ چھ مضامین سورۃ فاتحہ میں اختصار کے

ایک لفظ تو یہ سمجھیں کہ ماننے والے اور نہ ماننے والے میں فرق یہ ہے کہ جو ماننے والے تھے، ان کے لیے لفظ ایک بولا اور جو نہ ماننے والے تھے، ان کے لیے لفظ دو لے آئے مغضوب اور ضال اس لیے کہ پوری دنیا میں ماننے والوں کی ایک قسم ہیں اور نہ ماننے والوں کی دو قسمیں ہے۔ بعض لوگ اس وجہ سے نہیں مانتے کہ ان کے پاس جہالت ہے، علم نہیں اور بعض اس وجہ سے نہیں مانتے کہ ان کے پاس محبت نہیں ہے، بغض ہے۔ تو جو بندہ جہالت کی وجہ سے نہ مانے، اسے ضال

وجہ سے نہ مانے اسے مغضوب

بعض لوگوں کو مسئلے کا پتا ہوتا ہے، مگر ضد کی وجہ سے نہیں مانتے۔ جو بندہ جہالت کی وجہ سے نہ مانے اسے ضال

مغضوب کہا ہے ہیں۔ اللہ تعالی نے دونوں کا تذکرہ کیا، کہ نہ ماننا کبھی ضد کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی جہالت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جن میں جہالت نہ ہو، علم آجائے اور ضد ختم ہو کر محبت آجائے، تو اللہ پاک اس کو ماننے کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔ اس لیے

تو پہلی آیت الحمد للہ رب العالمین

اللہ تعالی کی صفات بہت بے شمار ہیں، لیکن جب اللہ تعالی نے

فرمایا ہے، تب بھی صفت رب لائے ہیں۔ قل اعوذ برب الناس تو قرآن مجید کا آغاز بھی صفت رب سے ہے اور اختتام بھی صفت رب پر ہے اور آپ حیران ہوں گے کہ عالم ارواح میں بندوں سے جو سوال کیا، وہ بھی صفت رب سے کیا ہے الست بربکم کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اور دنیا میں بھی جب بندہ اللہ کو رب مانتا ہے، تو اس فرمان الٰہی کے مطابق ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا

رحمتیں اس پر پڑتی ہیں، جو ربنا اللہ

پوچھتے ہیں کہ من ربك؟

عالم ارواح میں الست بربکم اور عالم دنیا میں ان الذین قالوا ربنا اللہ تو عالم ارواح میں بھی رب کی بات کی ہے، عالم دنیا میں بھی رب کی بات کی ہے اور عالم برزخ میں بھی رب کی بات فرمائی ہے۔ قرآن کا آغاز بھی رب سے ہے اور اختتام بھی رب پر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صفتِ رب، اللہ کی وہ صفت ہے، جو تمام صفات کو جامع ہے، کیوں؟ رب کا معنی ہے، آہستہ آہستہ تربیت کرتے ہوئے کامل بنانے والا اور رب ہوتا بھی وہی ہے، جو علیم ہو، رب ہوتا وہ ہے، جو قدیر

رب ہوتا وہ ہے کہ اگر یہ تربیت کے بعد اچھے کام کرے، تو رب جزا دے سکے، اگر تربیت کے بعد اچھے کام نہ کرے، تو سزا دے سکے۔ اللہ کی ساری صفتیں لفظ رب کے اندر آتی ہیں۔ اس لیے اللہ نے ساری صفات کے بجائے ایک صفت ذکر

الحمد للہ رب العالمین۔ العالمین عالَم عالَم

اور عالم برزخ کہ جس میں جسم کا بھی پتا نہیں چلتا اور روح کا بھی پتا نہیں

عالم ارواح، عالم دنیا، عالم برزخ اور :

عالم آخرت۔ ہر عالم کے احکام الگ الگ ہیں۔ عالم ارواح کے احکام بالکل الگ ہیں۔

اس میں صرف توحید کا اقرار ہے۔ جیسا آیت کریمہ سے واضح ہے الست بربکم

برزخ، جو قبر کی زندگی

ہے، اس میں سوال اور جواب روح سے بھی ہیں اور جسم سے بھی۔ اگر جواب ٹھیک

ہوں گے، تو ثواب جسم اور روح دونوں کو ہو گا۔ اگر جواب غلط ہو گیا، تو عذاب جسم اور

روح دونوں کو ہو گا، کیسے ہو گا؟ اس پر میں بات نہیں کرتا، اس پر کھلا وقت چاہیے، جس

میں میں پوری بحث کرتا کہ برزخ میں عذاب کیسے ہوتا ہے، برزخ کی حقیقت کیا ہے،

تو عالم ارواح کا معنی کہ جہاں روحیں

ہیں، جسم نہیں۔ اس دنیا کو عالم دنیا کہتے ہیں دو وجہ سے۔ علماء تو سمجھتے ہیں کہ دنیادنو

سے ہے۔دنو

ہیں کہ دنیادناءۃ سے ہے۔ اس کا معنی ہوتا

ہے گھٹیا پن۔ یہ چونکہ گھٹیا ہے اور آخرت اعلیٰ ہے، اس لیے اس کو عالم دنیا کہتے ہیں۔

برزخ کا معنی ہوتا ہے پردہ۔ عالم برزخ میں سب کچھ ہے لیکن پردے ہوتے

ہیں۔ ہر بندے کو سمجھ نہیں آتا، اس لیے میں اس پر تھوڑی سی بات کرتا ہوں۔ عالم

آخرت کا معنی بعد والا، چونکہ یہ پہلے ہے، وہ بعد میں ہے، اس لیے اس کو عالم آخرت

برزخ کا معنی ہے پردہ۔ یہ میں بات اس لیے سمجھاتا ہوں کہ ہمارے ہاں

جب تک فتنہ پیدا نہیں ہوتا، لوگ فتنہ کا رد سنتے نہیں ہیں۔ جب فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر

اس کا علاج کرتے ہیں، تو علاج ہوتا نہیں ہے۔ جب تک فتنہ پیدا نہ ہو، تو اس کا علاج

نہیں کرتے اور جب فتنہ آجائے تو پھر علاج کی کوشش کرتے ہیں۔ علاج ہوتا نہیں

ہے۔ اس لیے فتنے کی آمد سے پہلے پہلے فتنے کا علاج کیا کریں، تاکہ باہر آکر کوئی فتنہ

سمجھنا ہو، تو اس کے لیے نیند کو سمجھیں، اگر نیند سمجھ آئے، تو موت کے بعد کی زندگی سمجھ آتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند پر موت کا لفظ بولا ہے، نیند پر موت کا لفظ بولا ہے، جب رات سونے لگتے ہیں تو دعا مانگتے ہیں اللھم باسمك اموت واحییٰ

پھر دعا میں اموت ؟ انام

اموت۔ جب صبح اٹھتے ہو تو کہتے ہو الحمد لله الذی احیانا بعد اماتنا

الحمد لله الذی ایقظنا بعد ما انامنا اللہ رات آپ نے سلایا تھا تو اب جگا دیا، لیکن کہتے ہیں رات آپ نے مارا تھا اب زندہ کر دیا۔ اتنی بات سمجھ آگئی؟ اس سے پتا

طرح نیند پر موت کا لفظ بولا ہے، اسی طرح موت پر نیند کا لفظ بھی بولا ہے۔ حدیث

حدیث مبارک میں ہے کہ جب بندے کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے، اس کے بعد اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے اٹھاتے ہیں، اور اس سے سوال کرتے ہیں: من ربك، من نبیك، ما دینك

؟ بندہ اس سوال کا یہ جواب دیتا ہے ربی الله نبیی

محمد صلی الله علیه وسلم دینی

الاسلام میرا دین اسلام ہے۔ حدیث میں ہے فینادی مناد من السماء

فرشتہ کہتا ہے نم کنومة العروس۔ کیا کہتا ہے؟ نم کنومة العروس

سو جایا مر جا؟ قبر سونے کی جگہ ہے یا مرنے کی جگہ ہے؟ فرشتہ کیا کہتا ہے؟ تو سو جا۔ اور بستر پر رات سونے لگتے ہیں تو کہتے ہیں اللھم باسمك اموت واحییٰ سونے لگے ہیں کہتے ہیں اموت قبر میں ہے لیکن کہتے ہیں نم سو جا، تو جس طرح نیند کے لیے موت کا لفظ استعمال ہوا ہے، اسی طرح موت کے لیے نیند کا لفظ بھی آیا ہے، میں اس پر دلائل پیش کر رہا تھا اگر موت کے بعد کی زندگی سمجھنی ہے تو نیند سمجھیں۔ نیند سمجھ آئے گی، تو موت کے بعد کی زندگی سمجھ آئے گی۔ اگر نیند سمجھ نہ آئے، تو موت کے بعد کی زندگی بھی سمجھ نہیں آئے گی۔

چلیں میں ایک نکتہ پیش کرتا ہوں، فرشتہ پوچھتا ہے من ربك؟ کون ہے؟ من نبیك؟ تیرا نبی کون ہے؟ مادینك؟

ہے ربی اللہ، نبیی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دینی الاسلام نم کنومة العروس ایسے سو جا جیسے پہلی رات کی دلہن سوتی ہے۔ ایک نکتہ پیش کرنے لگا ہوں، اس کو اتنا کہہ دیتا تو سو جا، یہ دلہن کی بات کیوں کی ہے؟ میں لطیفے نہیں سناتا، میرا ہنسانا مزاج ہی نہیں ہے، آپ نے مجھے بہت دفعہ سنا ہے، میں ہنسانے والا مولوی تو نہیں ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلہن کی طرح سو جا، نبوت کے الفاظ ہیں، میرے آپ کے تو نہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ مبارک بغیر حکمت کے ہوتا ہی نہیں، اتنا فرماتے نم سو جا، یہ کیوں فرمایا؟ کنومة العروس

نومة علماء سمجھتے ہیں فعلة کا وزن ہے۔ فعلة

میں ایک مرتبہ بیان میں عروس

پہلی رات دلہن سوتی بھی ہے؟ میں ایک بات بڑے افسوس سے کہتا ہوں، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ پر کبھی تعجب اس لیے ہوتا ہے کہ ہم گناہوں پر بہت جری ہوتے ہیں، بے حیائی کے ماحول میں رہتے ہیں، جنسیت کے ماحول میں رہتے ہیں، شہوت کے ماحول میں رہتے ہیں، گناہوں کی آلودگی میں پھنسے ہیں، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ اس ماحول میں سمجھتے ہیں، تو کیسے سمجھیں؟

اچھی طرح میری بات سمجھیں، جب ہم یہ حدیث مبارک پیش کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں کی محبت اللہ نے میرے دل میں ڈالی ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں) النساء والطیب وجعل قرة عینی فی الصلاة

خوشبو اور عورت اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ جب خوشبو کی بات کریں، تعجب نہیں ہوتا، عورت کی بات کریں، تو بندہ تعجب سے دیکھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے فرمایا، اس کی کیا وجہ ہے؟ ہم اور ماحول میں بات کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ماحول میں بات فرماتے ہیں۔ جس نگاہ سے رسول اللہ نے بات فرمائی ہے، جس زاویے سے حضور نے فرمایا، وہ زاویہ ہمارے دماغ میں نہیں ہے، کیونکہ ہمارے دماغ میں عورت کا خاص مفہوم ہے، اس مفہوم سے ہٹ کر ہم سوچنے کے لیے تیار نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرافت، حیا اور عفت کے پیکر ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو بات فرمائیں، جب تک حضور کی بات نہ سمجھیں، یہ

کو بیٹی یاد آتی ہے، پوری کائنات انسانی کی عورتیں حضور کی کیا لگتی ہیں؟

توباپ کے دل میں بیٹی کا خیال آنا، کوئی عجیب بات ہے؟ اب اگر کوئی

بیان کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے دل میں عورت کی محبت

ہے، چونکہ ہم محبت کا معنی اور سمجھتے ہیں، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

کمزور پر آدمی شفقت کرتا ہے اور

یہ اس دور کی بات ہے، جب عورتوں کو زندہ در گور کیا جاتا تھا، لوگ اس کو گھٹیا اور

گندی نگاہوں سے دیکھتے تھے، معاشرے کا سب سے گندا فرد عورت شمار ہوتی تھی۔

اس دور میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل میں خدا نے اس کی

شفقت ڈالی ہے۔ اگر اس کمزور کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں قدر نہ آتی تو اس

کے قدموں میں جنت کے فیصلے کون کرتا؟

اب دیکھیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس زاویے سے بات فرمار ہے

ہیں اور ہم اس ماحول میں رہ کر کس زاویے سے بات کو سمجھتے ہیں، تو اپنی اصلاح کرانی

چاہیے ناں! اپنا تزکیہ کرانا چاہیے، اپنی آنکھ کو صاف کرنا چاہیے، اپنے دل کو پاک کرنا

چاہیے، نبوت کے الفاظ میں تعجب ہو تو ایمان کا خطرہ ہو گا۔ میں یہ بات اس لیے عرض

کر رہا ہوں کہ آپ حضرات کا تعجب ختم ہو۔ ویسے جب بات کریں تو بندے کو بہت

زیادہ تعجب ہوتا ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ حکمت اور بلاغت وفصاحت سے

خالی نہیں ہیں۔ اتنا فرماتے نم سوجا کنومة العروس

لفظ کیوں لائے؟ وہ تو میں نے ویسے آپ کو سمجھایا کہ ایک طالب علم نے چٹ دی کہ استاد جی! پہلی رات دلہن سوتی بھی ہے؟ وہ سمجھتا ہے کہ نہیں سوتی، بہت ساری باتیں آدمی کو بہت دیر بعد سمجھ آتی ہیں۔ ہم جب بچپن میں تھے، ہمارے گاؤں میں کسی لڑکی کی شادی ہوتی، تو وہ شادی کے موقع پر رو پڑتی، تو ہم سمجھتے، مکار ہے۔ دیکھو! ایسے آنسو بہارہی ہے، خوشی کا دن ہے، رونے کا دن تھوڑا ہی ہے، ہم یہ سمجھتے تھے، اس لیے کہ ہمارے خیال میں شادی کا معنی خوشی ہے۔

لیکن جب بیٹی کے باپ ہوئے، اب پتا چلا کہ لڑکی کیوں روتی ہے، اس وقت نہیں سمجھ آتی، اب سمجھ آتی ہے، کیوں روتی ہے، مجھے اپنا یاد ہے، میری بیٹی کا نکاح جب ہوا، میں اتنا رویا، مجھ سے گھر سے باہر بیٹی دیکھی نہیں جارہی تھی۔ اچھا رخصتی پر رونا نہیں آیا، جب میں نے اپنی بیٹی کی منگنی کی تو میں رو پڑا، اور منگنی دوسرے شہر میں نہیں، اپنے ہی گاؤں میں ایک محلے سے دوسرے محلہ میں تھی، صرف میں بیوی کو گھر بتانے کے لیے گیا کہ فلاں بندے آئے ہیں، میں نے بیٹی کے لیے ہاں کی، میں اپنی زبان سے ہاں نہ کہہ سکا اور رو پڑا، یہ میری کیفیت ہے، جسے لوگ پتھر دل سمجھتے ہیں۔ اچھا، تو جو بیٹی ہمیشہ کے لیے باپ کو چھوڑ رہی ہے، وہ روئے گی نہیں تو کیا کرے گی؟ جو ہمیشہ ماں کو چھوڑ رہی ہے، وہ روئے گی نہ تو کیا کرے گی؟ آپ تو خوش ہوئے ہیں، آپ کے گھر بندہ آیا ہے۔ باپ اپنے بیٹے سے کہہ دے، ہمیشہ کے لیے گھر سے نکل جا، بیٹے کو دکھ ہوتا ہے کہ نہیں؟ میں اس لیے کہتا ہوں، بہت ساری باتیں بہت دیر بعد سمجھ آتی ہیں، جلدی سمجھ نہیں آتیں۔ اس طالب علم نے تعجب سے پوچھا کہ استاد جی! دلہن پہلی رات سوتی ہے؟ میں نے کہا ہاں سوتی ہے۔ فرشتہ کہتا ہے من ربك، من نبيك ما دينك یہ کہتا ہے ربی اللہ، نبیی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دینی الاسلام

یہ تو میں نے اس کے سوال کا جواب دیا ہے، تاکہ حدیث سمجھ آئے۔ یہ جواب نہیں دیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام پر اعتراض پیدا ہو گا۔ اگر اس اعتراض کو ہم نے صاف نہ کیا، کوئی اور بندہ حدیث پر اعتراض کرے گا اور آپ سے حدیث کا انکار کرادے گا۔ اگر ان اعتراضات کی ہم صفائی نہیں کریں گے کہ لوگ محسوس کریں گے، عورتیں محسوس کریں گی، بندے کیا کہیں گے، تو ہماری یہ نسل منکر

یہ اعتراض جب منکر حدیث کرے گا، پہلی رات دلہن سوتی ہے کیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سوجا، تو آپ کو حدیث پر شک ہو گا یا نہیں؟ [شک ہو گا، سامعین] جب جواب دیں گے، اب شک ہو گا؟ اب نہیں ہو گا، کیوں؟ ہم نے جواب جو دے دیا ہے، پہلے پوچھتا ہے تیرا رب کون ہے، نبی کون ہے، دین کیا ہے؟ یہ جواب دیتا ہے، اس نے سب کام مکمل کیا تو کہتا ہے اب سوجا، تو اسی طرح جو دلہن کے ذمہ کام ہے، وہ کرنے کے بعد سوتی ہے۔

اعتراض اور سوال کا جواب پورا دیں، اس میں جھجک سے کام نہ لیں، آپ جھجک سے کام لیں، اور کوئی منکر حدیث ہو گیا، تو جہنم میں جائے گا۔ ایسے موقع پر شرمانا کفر کو جنم دیتا ہے۔ ہر موقع پر حجاب سے کام نہیں لیتے، مسائل کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ اگر آپ مسائل کھول کر بیان نہیں کریں گے تو امت کفر کے اندر چلی

انکار حدیث کا بہت بڑا فتنہ ہے، ایسے شبہات پیدا کر کے امت کو حدیث کے انکار پر لگاتے ہیں۔ میں نکتہ پیش کرنے لگا ہوں، فرشتہ کہتا ہے نم كنومة العروس یہ دلہن کا لفظ نہ کہتا، ویسے کہہ دیتا سو جا۔ یہ کیوں کہا دلہن کی طرح سو جا؟ اچھی طرح سمجھ لیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں، میں صرف ایک وجہ پیش کرتا ہوں۔ ایک عورت کو آپ دل میں جگہ دیتے ہیں، لیکن اس کو دیکھ نہیں سکتے، خدا سے بھی ڈرتے ہیں، معاشرہ سے بھی ڈرتے ہیں۔ بات سمجھنا! ایک عورت آپ کے دل میں جگہ پاتی ہے، آپ اس کو ہاتھ نہیں لگا سکتے، خدا سے بھی ڈرتے ہیں، معاشرہ سے بھی۔ ٹیلی فون نہیں کرتے۔ خدا سے بھی ڈرتے ہیں، معاشرہ سے بھی۔ میسج نہیں کرتے، خدا سے بھی ڈرتے ہیں، معاشرہ سے بھی۔ اس کے قریب نہیں جاتے، خدا سے بھی ڈرتے ہیں، معاشرہ سے بھی۔ ماں کا ڈر ہے، باپ کا ڈر ہے، خاندان سے بھی ڈرتے ہیں، ان کے محلے والوں کا ڈر ہے، چاہتے ہیں، لیکن ڈرتے ہیں۔

وہی عورت اگر کلمہ نکاح کے ساتھ آجائے۔ وہی باپ ہے، وہی ماں ہے، وہی خاندان ہے، اب کوئی ڈر نہیں، قبر کا خلوت کا گھر ہے، ڈر لگتا ہے۔ ظلمت کا گھر ہے، ڈر لگتا ہے۔ قبر کیڑوں کا گھر ہے، ڈر لگتا ہے۔ جب کلمہ ایمان کے ساتھ جاؤ، اب کوئی ڈر نہیں، جس طرح عورت کو دیکھنے سے ڈر لگتا تھا، کلمہ نکاح کے ساتھ آئے، اب کوئی ڈر نہیں۔ قبر سے ڈر لگتا تھا، کلمہ ایمان کے ساتھ آجاؤ، کوئی ڈر نہیں۔ اب سمجھ آیا؟ دلہن کی بات کیوں فرمائی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی مثال دی ہے، ایسی مثال ہم دے سکتے ہیں؟ ایسی عجیب بات سمجھائی ہے۔

سمجھا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں فرمایا؟ ایسے سو جا جیسے پہلی رات کی دلہن سوتی ہے۔ سمجھ آگئی ہے؟ دیکھیں! میں اور آپ سب اس معاشرہ کے فرد ہیں، کسی خاتون کو اگر چاہیں تو ڈر لگتا ہے کہ نہیں خدا تعالیٰ، خاندان والے، محلے والے، گورنمنٹ والے سب سے ڈر لگتا ہے اور اگر کلمہ نکاح کے ساتھ آجائے، وہی پولیس ہے، وہی قانون ہے، وہی خاندان ہے، اب ڈر نہیں ہے۔ اسی طرح قبر میں جانے سے ڈر لگتا ہے لیکن کلمہ ایمان کے ساتھ جاؤ، تو کوئی ڈر نہیں، جیسے تجھے وہاں ڈر

میں اصل بات یہ سمجھانا چاہ رہا تھا کہ عالم برزخ تب سمجھ آتا ہے کہ جب عالم موت سمجھ آئے، عنوان ذہن میں ہے؟ عالم برزخ سمجھ آتا ہے جب عالم موت سمجھ آئے۔ عالم موت سمجھ آتا ہے، جب عالم نیند سمجھ آئے۔ نیند سمجھ آئے تو برزخ سمجھ آتی ہے۔ نیند میں کیا ہوتا ہے؟ ذرا نیند سمجھیں! نیند میں ہوتا ہے کہ ایک آدمی آپ کے ہاں اسی شہر میں سویا ہوا ہے، کیا نام ہے شہر کا؟ [ینگون، سامعین] اچھا بات سمجھیں! اب یہاں ینگون میں ساتھی آپ کا سویا ہوا ہے، اٹھ کر کہتا ہے، مجھے خواب آیا ہے اور میں نے خواب میں دیکھا ہے، میں مکہ مکرمہ گیا ہوں، عمرہ کیا ہے، بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں، جب میں حجر اسود کے قریب گیا بوسہ لینے کے لیے، ایک بندہ آیا اور اس نے مجھے دھکے دے کر دور کر دیا حجر اسود سے، میری آنکھ کھل گئی۔ اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ اس سے کہیں گے کہ تو یہاں سویا ہوا تھا، تو جھوٹ بولتا ہے، تو وہاں گیا ہی نہیں ہے، کیوں؟ ہم میں سے ہر بندہ سمجھتا ہے، یہ رنگون میں ہے، اس کا جسم طواف

یہ معاملہ روح کے ساتھ آیا ہے، جسم کے ساتھ پیش نہیں آیا لیکن جسم اس کو محسوس کر رہا ہے۔ اس لیے پریشان ہو کر اٹھا اور اٹھ کر خواب کی تعبیر پوچھی۔ تو اس طرح نیند میں جسم کہیں ہوتا ہے روح کہیں ہوتی ہے۔ حالات روح پر آتے ہیں جسم محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح جسم قبر میں ہوتا ہے، روح علیین یا سجین میں ہوتی ہے، حالات روح پر آتے ہیں، تو جسم محسوس کرتا ہے۔ ایک آدمی یہاں آپ کے پاس سویا ہوتا ہے اور اٹھ جاتا ہے، آپ اس سے پوچھتے ہیں کیا ہوا؟ کہتا ہے مجھے سانپ نے ڈسا ہے، حالانکہ کوئی سانپ نہیں ہوتا، وہ ڈر رہا ہوتا ہے، اس کے جسم پر خوف ہوتا ہے، اس کے جسم پر کبھی پسینہ آجاتا ہے، کبھی جسم کانپ جاتا ہے، مجھے سانپ نے ڈسا ہے، حالانکہ سانپ تو کوئی نہیں ہوتا۔ وہ سانپ کس کو ڈستا ہے، روح کو۔ اور محسوس کون کرتا ہے؟ [جسم، سامعین] تو جس طرح عالم نوم

اسی طرح عالم برزخ، عالم موت، عالم قبر میں حالات روح پر آتے ہیں اور جسم محسوس کرتا ہے، سمجھ آگیا؟ میں اتنی مثالیں آپ کو دے رہا ہوں۔ میرے پاس مثالوں کا ذخیرہ ہے، یہ صرف سمجھانے کے لیے آپ کو دے رہا ہوں۔

آدمی کو خواب آتا ہے، جب کبھی خواب آئے، تو ہر کسی کو نہ بتائے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر کسی کو خواب نہ بتائیں۔ صرف حبیب اور لبیب یعنی عقل مند اور دوست سے۔ اس لیے کہ خواب آسمان اور زمین کے درمیان لٹکا ہوتا ہے۔ خواب دینے والا جس طرح خواب کی تعبیر دیتا ہے، اسی

میں نے درمیان میں مسئلہ عرض کر دیا، چلو اس پر میں ایک چھوٹا سا واقعہ پیش کرتا ہوں بانی دارالعلوم دیوبند، قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے قریبی عزیز تھے مولانا مظہر نانوتوی رحمہ اللہ۔ ان کو خواب آیا۔ خواب یہ آیا کہ ہندوستان میں ایک شہر ہے بریلی، اس شہر سے کچھ بطخیں اڑیں۔ بطخ سمجھتے ہو؟ جو مرغی کی طرح ہوتی ہے، بطخ اڑی اور ان کے گھر میں آکر گری۔ انہوں نے اس خواب کی تعبیر مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ سے پوچھی۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ تم نے سرکار کو ملازمت کے لیے درخواست دی ہے، تمہاری درخواست منظور ہوگئی ہے اور بریلی شہر سے تمہیں تار آئے گا تمہاری نوکری پکی ہوگئی، اگر ہمیں مٹھائی کھلاؤ تو تمہیں بیس روپے ماہانہ کی ملازمت ملے گی اور اگر مٹھائی نہ کھلاؤ تو گیارہ روپے ماہانہ کی تنخواہ کی ملازمت متعین ہوگی۔ مٹھائی کھلاؤ تو بیس روپے

کا تار وصول ہو جائے گا۔ یہ حضرت نے از راہ محبت فرمایا تھا اور مٹھائی کیوں کھانی ہوتی، کوئی چھوٹا بچہ آپ سے کہتا ہے استاد جی ہمارے گھر آئیں، استاد جی کہتے ہیں مچھلی کھلاؤ گے تو آؤں گا۔ یہ تو محبت کر رہا ہے، مچھلی شاگردوں سے کیا کھانی ہوتی ہے، پیار سے ایسی باتیں کرتے ہیں۔

تو کچھ دنوں بعد وہاں سے تار آگئی اور بیس روپے ماہانہ میں ملازمت مل گئی۔

بتائی ہے اور بیس روپے ماہانہ پر مجھے ملازمت مل گئی ہے، لیکن یہ تعبیر آپ نے بتائی

بطّ کہتے ہیں۔ با

ط مشدد میں دو ط ہیں اور اسی بط کو فارسی زبان میں بط کہتے ہیں با اور ط

ہے، مخفف بط علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب کی تعبیر معبّ

تعبیر کے مطابق ہوتی ہے، جیسی معبر تعبیر دے گا، ویسی ہی تعبیر ہو گی۔ اب میرے

اوپر ہے کہ میں فارسی والی بط دوں یا عربی والی بط۔ ابجد کے اعتبار سے ب

ط کے نو آتے ہیں۔ اگر فارسی والی بطخ لیتا ہوں ب اور ط

گیارہ۔ اگر عربی والی لیتا ہوں تو ط ب اور ط دو ہیں، نو اور دو گیارہ، گیارہ اور

نو بیس۔ تو میری مرضی ہے، فارسی والی بطخ لوں یا عربی والی۔ تم نے کہا مٹھائی کھلاؤں گا۔

میں اسی لیے کہتا ہوں کسی کو خواب آئے، تو مٹھائی لے کر آئے۔ اور میں تعبیر بتاتا ہوں لیکن ہر کسی کو نہیں۔ ہر کسی کو اسی لیے نہیں بتاتا کہ اگر تعبیر بتاؤں گا تو لوگ خواب پوچھتے ہیں، مسائل نہیں پوچھتے۔ اور ہماری خواہش ہوتی ہے مسائل پوچھیں، اس لیے میں تعبیر بتاتا نہیں۔ ہمارے حضرت کی برکت ہے، بحمد اللہ ہماری تعبیر بڑی درست ثابت ہوتی ہے، ہاں جو خاص ساتھی ہو یا سلسلے میں جڑا ہو ان کو بتاتا ہوں۔ پاکستان میں تو میرا مزاج ہے، بیعت لوں گا تو تعبیر بتاؤں گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پھر ان کو چسکا لگ جاتا ہے۔ پھر ہر روز ایک خواب آیا، پھر سوتے ہیں پھر خواب آیا۔

الحمد للہ رب العالمین

ہے۔ میں نے کہا عالم

برزخ کو سمجھنا ہے تو عالم نیند کو سمجھو اور جب نیند سمجھ نہیں آئے گی تو برزخ سمجھ نہیں آئے گی۔ دنیا میں احوال جسم پر آتے ہیں، روح محسوس کرتی ہے۔ برزخ میں احوال روح پر آتے ہیں اور جسم محسوس کرتا ہے۔ اچھی طرح بات سمجھیں! دنیا میں احوال

جسم افزا۔ کہتے کیا

ہیں؟ روح افزا پیا جسم نے ہے، مزہ روح نے لیا ہے۔ تو جس طرح دنیا میں جسم پر حالات آتے ہیں اور روح محسوس کرتی ہے۔ برزخ میں روح پر حالات آتے ہیں اور جسم محسوس کرتا ہے۔ بات سمجھ آرہی ہے؟ اور یہ سمجھ کیسے آئے گا، اس کے لیے نیند

برزخ میں حالات روح پر آتے ہیں اور محسوس بدن کرتا ہے۔ فرق کیا ہے؟

کہ دنیا میں جسم پر جو آثار محسوس ہوتے ہیں وہ نظر آتے ہیں اور قبر میں جسم جو محسوس

کہتے ہیں تو اندھا ہے، یہ نہیں کہتے بے ایمان ہے۔ بات سمجھ آ رہی ہے؟ اب دیکھو آدمی سویا ہوا ہے اور روح نکل گئی ہے، عمرہ کے لیے گئی ہے، روح مکہ مکرمہ دیکھ رہی ہے، روح طواف کر رہی ہے، لیکن جسم بھی زندہ ہے کہ نہیں؟ بولو کیسے زندہ ہے آنکھ سے نظر آیا ہے، پیٹ اوپر ہو رہا ہے، نیچے ہو رہا ہے۔ پتا چل رہا ہے، اس کی نبض چل رہی ہے، ہاتھ لگاؤ تو پتا چلتا ہے، جیسے ہی سانس نکل کر گیا ہے، اس کو زندہ مانا۔ یہ قرآن میں نہیں لکھا ہوا، نظر آ رہا ہے۔ بات سمجھتے ہیں؟

جب آدمی سویا ہوتا ہے، روح جسم میں نہ بھی ہو، سیر کے لیے چلی جائے، زندہ مانتے ہو ناں! کیوں مانتے ہو؟ نظر آ رہا ہے۔ اگر کوئی بندہ کہے زندہ نہیں ہے کیا کہو گے؟ بے ایمان کہیں گے؟ یا کہیں گے اندھا ہے؟ تجھے نظر نہیں آ رہا؟ بات سمجھ آ رہی ہے؟ دنیا میں اگر کوئی سویا ہوا ہو، کوئی بندہ کہے زندہ نہیں ہے، تو کیا کہو گے؟ بولو ناں! یہ تو نہیں کہتے کہ بے ایمان ہے، کہتے ہیں تو اندھا ہے، تجھے نظر نہیں آ رہا، دیکھ سانس لے رہا ہے، تجھے نظر نہیں آ رہا، دیکھ اس کی نبض چل رہی ہے، اندھا کہیں گے۔

لیکن جو قبر میں زندہ ہے اس کو زندہ نہ مانیں تو پھر اس کو نہیں کہیں گے تو اندھا ہے، کیوں نظر نہیں آ رہا؟ اس لیے کہ وہ آنکھ سے نظر نہیں آ رہا بلکہ وہ نظر آ رہا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے۔ جس چیز کا پتا آنکھ سے چلے اس کو نہ مانے تو اندھا کہتے ہیں اور جس کا پتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے چلے اس کو نہ مانے اس کو بے ایمان کہتے ہیں۔ تو ہم نے سونے والے کو زندہ مانا ہے آنکھ کی وجہ سے اور مرنے والے کو زندہ مانا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے۔ آنکھ دھوکہ کھا سکتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان دھوکہ نہیں کھا سکتی۔ آنکھ دھوکہ کھا سکتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان؟ [دھوکہ نہیں کھا سکتی،

میں ایک مثال دینے لگا ہوں۔ میری عادت ہے، میں دلیل کے ساتھ مثال چلاتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عالم دلیل سے قائل ہو گا، غیر عالم مثال سے قائل ہوتا ہے۔ یہ ضابطہ یاد رکھیں! عالم دلیل سے قائل ہوتا ہے اور غیر عالم؟ میں جاہل نہیں کہہ رہا آپ میں سے بہت سارے ناراض ہونے لگیں گے، میں جاہل تھا؟ میں نے ایف اے کیا ہے، بی اے کیا، مجھے جاہل کہہ دیا۔ جاہل میں نہیں کہہ رہا میں کہہ رہا ہوں غیر عالم۔ غیر عالم کہنے میں تو بے ادبی نہیں ہے ناں؟ انجینئر ہے، غیر عالم ہے، جاہل نہیں لیکن عالم تو نہیں ہے ناں؟ اس لیے عالم کو قائل کرتے ہیں، دلیل سے اور غیر عالم کو قائل کرتے ہیں مثال سے۔

میں مثال دینے لگا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان دھوکہ نہیں کھاتی۔ آنکھ دھوکہ کھاتی ہے۔ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں، میرے سر پر سفید پگڑی ہے، آپ نے دیکھا میں نے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ مولانا صاحب پگڑی پہنتے ہیں، اب کل آپ کسی بندے کو دیکھیں کہ کسی گاڑی پر جارہا ہے۔ تین بندے ساتھ ہیں اور سفید پگڑی پہنی ہے۔ ایک لڑکا موٹر سائیکل دوڑا کر پیچھے سے آتا ہے۔ ایسے دیکھتا ہوا، کیا ہوا؟ کہتا ہے اوہ۔۔ مجھے غلط فہمی ہو گئی ہے، میں نے سمجھا مولانا صاحب ہیں، یہ تو کوئی اور ہے۔ آنکھ دھوکہ کھاتی ہے کہ نہیں؟ ایسے کئی بار ہوتا ہے آپ فون سنتے ہیں، السلام علیکم! بشیر بھائی کیا حال ہے؟ وہ کہتا ہے نہیں نہیں میں تو خلیل ہوں۔ اوہو۔۔ میں بھول گیا ہوں۔ خلیل بھائی کیا حال ہے؟ کہتے ہیں ناں؟ دیکھو کان کو دھوکہ لگ گیا، کان دھوکہ کھاتا ہے، آنکھ دھوکہ کھاتی ہے، اس لیے اللہ نے کان اور آنکھ پر ایمان کا

نہیں کھاتی، خدا نے ایمان کا

معیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر رکھا ہے۔ بات سمجھ آرہی ہے ناں؟ برزخ کو سمجھنا ہے تو نیند کو سمجھ لو۔ نیند سمجھ آگئی تو برزخ سمجھ آگئی۔ مردہ بدن پاس پڑا ہوا ہے، سوال جواب ہو رہا ہے، حساب کتاب چل رہا ہے، اگر نیک ہے تو جنت کے مزے لے رہا ہے، اگر برا ہے تو ٹھکائی ہو رہی ہے۔ مجھے نہیں سمجھ آرہی، سویا ہوا ہو، اس کے حالات تجھے سمجھ نہیں آتے تو موئے کے حالات کیسے سمجھ آئیں گے؟ بات سمجھ آگئی ناں؟ سونے والے کے حالات تجھے سمجھ نہیں آتے۔ تو جو مرا ہے اس کے حالات تجھے

تو سونے والے کے حالات بھی نہیں سمجھتا، مرنے والے کے حالات بھی نہیں سمجھتا، حالات اس پر بھی ہیں، پتا نہیں چلتا۔ حالات اس پر بھی ہیں، پتا نہیں چلتا۔ یہ محسوس ہوتے ہیں، آنکھ کی وجہ سے۔ وہ محسوس ہوتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے۔ اس لیے ہم عالم دنیا بھی مانتے ہیں، عالم برزخ بھی مانتے ہیں، میں آخری بات کہتا ہوں، آخری اس لیے کہہ رہا ہوں کہ مجھے اچانک خیال آیا کہ خواتین بھی بیٹھی ہیں اور آپ حضرات بھی کہیں تھک نہ جائیں، ان شاء اللہ پھر سہی۔

میں ایک آخری بات سمجھانے لگا ہوں، لفظ برزخ کو سمجھیں، برزخ کا معنی ہے پردہ۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کو جو بندہ دنیا میں پہچانتا تھا جب قبر پر آکر سلام کہتا ہے تو قبر میں میت اس آنے والے کو

ہیں السلام علیکم یا اهل القبور ہم نے سلام کیا اور میت نے سن لیا۔ اگر میت نے جواب دیا تو ہم نے نہیں سنا۔ لوگ کہتے ہیں کہ میت نے بھی نہیں سنا، دلیل کیا ہے، اگر وہ جواب دیں، تو ہم نے نہیں سنا، تو جب ہم نہیں سنتے تو اس نے کیسے سنا؟ بات سمجھ آرہی ہے؟ اچھا اگر آدمی قبر پر آیا ہے اور قبر میں میت نے پہچان لیا ہے ہم نہیں مانتے، کیوں؟ ہمیں نہیں پتا چلا کہ اس کے اندر کیا ہوا ہے، اس کو کیسے پتا چلا؟ اچھی طرح بات سمجھیں! اس پر میں جواب دینے لگا ہوں، اس عالم کا نام برزخ ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

وَمِنۡ وَرَآئِہِمۡ بَرۡزَخٌ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ

جو بندہ فوت ہو کے قبر میں چلا جاتا ہے، اس کے پیچھے پردہ ہے، برزخ کا معنی ہے پردہ، اس کے پیچھے پردہ ہے، آپ بازار میں جائیں، امی جان آپ کے ساتھ ہیں، آپ والدہ کو لے کر بازار میں ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے دوا لینے کے لیے، امی نے پردہ کیا ہوا ہے، اب بتائیں، والدہ آپ کے ساتھ ہے، اس کے چہرے پر پردہ ہے، تو ڈاکٹر آپ کی والدہ کا چہرہ دیکھتا ہے یا دیکھ سکتا ہے؟ [نہیں۔ سامعین] اور امی جان ڈاکٹر کا چہرہ والدہ کا چہرہ ڈاکٹر کیوں نہیں دیکھ رہا کہ یہ پردے
میں ہے اور ڈاکٹر کا چہرہ والدہ کیوں دیکھ رہی ہے کہ ڈاکٹر پردے میں نہیں ہے۔ تو پتا

حالات معلوم کرلے، تو برزخ کے خلاف نہیں ہے۔ سمجھ آگئی بات؟ والدہ پردے میں ہے، دوکانداران کو نہ دیکھے، تو ٹھیک ہے اور والدہ کو پردے میں سے دوکاندار نظر آئے تو یہ خلاف نہیں ہے کیونکہ والدہ پردے میں ہے، دوکاندار نہیں۔

پردے میں میت ہے، ہم پردے میں نہیں ہیں۔ میت کے پیچھے پردہ ہے، امی کے آگے پردہ ہے، اس لیے آگے والا اس کو نہیں دیکھ سکتا۔ یہ اس کو دیکھتی ہے، میت کے پیچھے پردہ ہے، میت پردہ میں ہے، ہم پردے میں نہیں ہیں، ہم نے سلام کیا اور میت نے سن لیا، کیوں؟ ہمارا السلام علیکم

دے، ہم نہ سنیں کیونکہ میت پردے میں ہے، اس کا جواب دینا پردے میں ہے، ہم قبر پر جائیں، اس کو پتا چل جائے تو ہو سکتا ہے اس لیے کہ ہمارا جانا پردے میں نہیں ہے، وہ سن لے، ہمیں پتانہ چلے تو ٹھیک ہے کیونکہ وہ پردے میں ہے۔ صحیح بخاری میں روایت موجود ہے:

الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمأَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ

میت ان کے چلتے ہوئے جوتوں کی آواز کو سنتی ہے۔ کیوں؟ ہمارے جوتوں کی آواز پردے میں نہیں ہے وہ میت پردے میں ہے، اس لیے میت محسوس کرتی ہے لیکن ہمیں پتا نہیں چلتا، اقعداہ میت کو بٹھا دیتے ہیں، میت بیٹھتی ہے، ہمیں پتا نہیں چلتا، اس

امام بخاری باب کلام المیت

إِذَا وُضِعَتْ الْجِنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ

اس حدیث میں ہے فان کانت صالحۃ اگر میت نیک ہے تو کہتی ہے قدمونی قدمونی ، اور اگر بری ہے تو کہتی ہے مجھے کہاں لے کر جارہے ہو؟ رکو۔ یہ بول رہا ہے لیکن ہمیں پتا نہیں چلتا، اس کا بولنا بھی پردے میں ہے، اس کا سننا بھی پردے میں ہے، عالم برزخ کا معنی پردے والا عالم۔ وہ پردے میں ہے ہم پردے میں نہیں ہیں۔ ہمارے احوال کا میت کو پتا چل جائے یہ برزخ کے خلاف نہیں ہے اور میت کے احوال کا ہمیں پتا چلے، یہ برزخ کے خلاف ہے۔ اس لیے برزخ والوں کے حالات باہر والوں کو نہیں پتا چلتے، باہر والوں کے حالات کا پتا چل

کہ کبھی کبھی پتا چل جاتا ہے، کبھی کسی کو ولی کو پتا چلے، تو اس کو خرق عادت کہتے ہیں، جو کرامت ہوتی ہے، یہ عادت کے مطابق نہیں۔ کرامت کو کرامت تک محدود رکھتے ہیں، اس کو آگے نہیں چلائیں گے۔ توجہ رکھنا! آدمی سویا ہوا ہو، آپ پاس بیٹھے ہیں، اعتکاف میں بیٹھے ہیں اور وہ اٹھ کر کہتا ہے کہ آج میں نے

آپ سورہ یس کی تلاوت کریں، وہ آواز سنے اور اٹھ جائے، یہ ہو سکتا ہے۔ آپ بولیں اور وہ سنے اور اٹھ جائے۔ ایسا ہوتا ہے۔ وہ بولے اور آپ نہ سنیں، ایسا ہوتا ہے۔ تو اس لیے سونے والا تلاوت کرتا ہے، پاس بیٹھنے والے کو پتا نہیں چلتا اور بیٹھنے والا تلاوت کرتا ہے، وہ سنتا ہے اور اٹھ جاتا ہے۔ اس لیے نیند کے حالات سمجھ آئیں تو موت کے احوال سمجھ آتے ہیں۔ میں یہ بات اس لیے کہہ رہا ہوں اگر آج یہ باتیں نہیں سمجھیں گے کل کو منکر حدیث آکر آپ کے عقیدے پر اعتراض کرے گا، حدیثوں پر اعتراض کرے گا پھر امت میں بگاڑ پیدا ہو گا۔ ہماری محنت کا اصل میدان عقائد ہیں اس لیے ہم عقائد پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ اللہ تعالی ہم سب کے عقائد کی اصلاح فرمائے۔

میں نے الحمد للہ رب العالمین تھوڑی سے گزارش پیش کی ہے، اللہ ہم سب کی اصلاح فرمائے۔ باقی پھر ان شاء اللہ چلیں گے عشاء کے بعد۔ کل بھی بیان ہے، پرسوں بھی بیان ہے، مزید ان شاء اللہ باتیں آتی رہیں گی۔ ہماری خواہش ہو گی کہ عقائد کے حوالے سے گفتگو بھی کریں اور جو اشکالات ہیں ان کو بھی صاف کریں۔ میں ان شاء اللہ اگلی مجلس میں سورۃ الفاتحہ کے مضمون بھی بیان کروں گا اور سورۃ الفاتحہ پر مسئلہ بھی تفصیل سے بیان کروں گا کہ جب امام قراءۃ کرے، تو مقتدی کو کرنی چاہیے کہ نہیں؟ اس پر بھی بات کروں گا۔ قرآن بھی پیش کروں گا، حدیث بھی پیش کروں گا اور عقلی دلائل سے بھی ثابت کروں گا کہ امام کے پیچھے قراءۃ کرنا عقل کے بھی خلاف ہے، نقل کے بھی خلاف ہے، دونوں کے خلاف ہے۔ ان شاء اللہ بات چلے گی۔ اللہ مجھے اور آپ کو شریعت کو سمجھ کر اس کے مطابق عمل کرنے کی

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد للہ وحدہ لا شریك له والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالی: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

ن والمسانید

اللھم صلی علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید

جا زندگی مدینہ سے جھونکے ہوا کے لا
شاید کہ حضور خفا ہیں منا کے

ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار
سے آئینے عشق و وفا کے لا

دنیا مسلماں پہ بہت ہی تنگ ہوگئی
فاروق اعظم کے دور کے وہ نقشے اٹھا کے لا

جن سے گناہ نے ہمیں محروم کردیا
وہ زاویے شرم وحیا کے لا

مغرب کی گلیوں میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے
دروازہ علم سے خیرات جا کے

دوکاندار مال جمع بھی کرتے ہیں اور جو مال صبح سے شام تک جمع کیا ہے، اس کو محفوظ بھی کرتے ہیں۔ اموال کو جمع کرنے کا طریقہ اور ہوتا ہے جمع شدہ اموال کو محفوظ کرنے کا طریقہ اور ہوتا ہے۔ امت کو ایمان اور اعمال پہ لانے کا طریقہ اور ہوتا ہے اور جب آجائے تو ان کے ایمان اور اعمال کو بچاتے ہیں، دلائل سے۔

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

کی ہے۔ ہمارے بعض کم علم حضرت جن کے پاس علم نہیں ہوتا مگر علم پہ ناز بہت کرتے ہیں، ان کو لانے کا طریقہ تو معلوم ہوتا ہے، بچانے کا نہیں ہوتا۔ اس لیے جب کوئی آدمی بچانے کی بات کرے تو کہتے ہیں بچانا غلط ہے۔ حالانکہ لانا بھی ضروری ہے اور
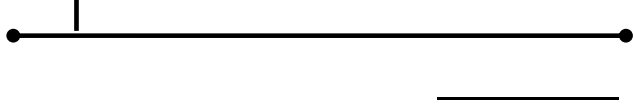
ختم کر دیتے ہیں۔ ہمارے بہت سارے احباب جن پر ہمیں بہت تعجب ہوتا ہے ان

، علماء سنتے نہیں ہیں اور میرے جانے کے بعد

پھر وہی کہتے ہیں کہ اس کی کیا ضرورت تھی؟ اگر انہوں نے بات سنی ہوتی، تو پھر کبھی بھی اعتراض نہ ہوتا، جب سنیں گے نہیں تو اعتراضات تو ہوں گے۔اس کو میں دوسرے لفظوں میں یوں کہتا ہوں کہ بہت سارے احباب دنیا بھر میں ایسے ہیں کہ

کے بارے میں سنے، تو ذہن اور ہوتا ہے اور جب کسی کو سنے تو

ذہن اور ہوتا ہے۔ میں اس پر بھی دلیل پیش کرتا ہوں۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں، میرے ڈیڑھ گھنٹے کے بیان میں آپ ایک جملہ بھی ایسا ثابت نہیں کریں گے کہ جس پر دلیل نہ ہو۔ میں نے صبح بیان کیا، آپ اس کو دوبارہ سنیں، ابھی آپ کو نہیں مزا آئے گا، ابھی تو بیان سارا سبحان اللہ اور ماشاء اللہ کی نذر ہو جاتا ہے۔ آپ اس کی

مل ہوتا ہے۔ ایک ایک جملے پر میں دلیل لاتا ہوں، ایک ایک لطیفے پر دلیل، ایک ایک مثال پہ دلیل لاتا ہوں، بغیر دلیل کے ایک جملہ بھی میں نہیں کہتا۔ تو میں یہ بات کہہ رہا تھا آدمی جب کسی کو سنے، تو ذہن اور ہوتا ہے اور جب کسی کے بارے میں سنے،

جس کا ترجمہ میں اپنے لفظوں میں کر رہا

ہوں، {عوامی زبان میں} کہ اماں جان آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے یا محمد کے بارے میں سنا ہے؟ تو اس نے کہا میں نے محمد کو تو نہیں سنا، ان کے بارے میں سنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے بارے میں سنا، وہ میں ہی ہوں، اگر اجازت ہو تو کچھ مجھے بھی آپ سن لیں تو جب بوڑھی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سنا، مکہ چھوڑ کے جا رہی تھی، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، تو مکہ واپسی آ رہی تھی۔ کسی کے بارے میں سنیں تو ذہن اور ہوتا ہے اور جب کسی کو سنیں تو

ادھر تیرا قیاس ہوتا ہے، تو

قیاس کے مقابلے میں حدیث کو چھوڑ دیتا ہے اور قیاس کو لے لیتا ہے،اس سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔

حضرت امام صاحب نے فرمایا، جس کا ترجمہ میں اپنی زبان میں کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے سنا ہے یا میرے بارے میں سنا ہے؟ انہوں نے کہا تجھے نہیں سنا، تیرے بارے میں سنا ہے ۔ حضرت امام صاحب نے فرمایا پھر آپ ذرا مجھے سنیں! میں آپ سے پوچھتا ہوں، مجھے ایک بات بتائیں، عورت کو جب ماہواری کا خون آتا ہے، حالت حیض میں، ان دنوں میں عورت نماز نہیں پڑھتی، میں سارے لفظوں کو کھول کے بتاتا ہوں، پھر بعد میں الجھن نہیں ہوتی تاکہ مسئلہ سمجھ میں آئے، مسائل بیان کرنے میں حجاب سے کام نہ لیا جائے۔

آپ یہ بتائیں! ان دنوں میں عورت نماز بھی نہیں پڑھتی، روزہ بھی نہیں رکھتی اور بعد میں روزے کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی۔ میرا قیاس کہتا ہے کہ روزے کی قضانہ کرے اور نماز کی قضا کرے، کیوں؟ اس لیے کہ نماز اہم ہے بنسبت روزے کے۔ یہ نماز کی قضا کرے روزے کی قضانہ کرے، یہ میرا قیاس کہتا

د کی وجہ سے۔ چونکہ انہوں نے فرمایاہے کہ روزے کی قضا کرے اور نماز کی قضانہ کرے، تو میں نے قیاس کو چھوڑاہے، حدیث کی وجہ سے۔

مجھے آپ یہ مسئلہ بتائیں کہ جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کا وارث بیٹا بھی ہو اور بیٹی بھی ہو، میرا قیاس کہتا ہے کہ بیٹی کو دو گنا مال ملے اور ایک گنا بیٹے کو، کیونکہ بیٹا طاقتور ہے، باہر جاکر کما لے گا، لڑکی کمزور ہے، یہ کہاں جائے گی؟ تو طاقتور کو تھوڑا دو اور کمزور کو زیادہ پیسہ دو۔ لیکن آپ کے ناناجی کے قرآن اور حدیث نے بتادیا کہ نہیں نہیں، مرد کو دو گنا دو، عورت کو ایک گنا دو، تو میں نے قیاس کو چھوڑا ہے آپ کے ناناجی کے فرمان کی وجہ سے۔

اچھا آپ مجھے مسئلہ بتائیں۔ ایک طرف چھوٹا پیشاب ہے اور ایک طرف مادہ منویہ ہے، ان میں نجاست کی غلاظت کس میں زیادہ ہے؟ انہوں نے کہا جی پیشاب میں، اچھا پھر قیاس کہتا ہے کہ جب پیشاب کرے تو اس کی وجہ سے آدمی

نے فرمایا کہ منی کی وجہ سے غسل ہوتا

ہے اور پیشاب کی وجہ سے استنجا اور وضو ہے۔ تو میں نے قیاس کو چھوڑا آپ کے ناناجی

میں جب کسی علاقے میں جاؤں تو میری خواہش ہوتی ہے کہ اس علاقے کے علماء اور مشائخ کی خدمت میں حاضری دوں تاکہ ان کے سامنے بات رکھوں کہ ہم کیا کہنا چاہتے ہیں اور ہمارا مسئلہ کیا ہے؟ ہمیں کون سی تکلیف ہے ہمیں کون سا درد ہے جو پوری دنیا میں پھرتے ہیں۔ ہمارا درد بھی تو سمجھو۔ شوق سے تو کوئی آدمی بھی گھر سے بے گھر نہیں پھرتا، شوق سے کوئی آدمی چوبیس گھنٹے سفر نہیں کرتا۔

اس دور میں ہر بندہ مشغول ہے، آپ کے مدارس ہیں، میرا بھی مستقل مدرسہ ہے "مرکز اہل السنت والجماعت" کے نام سے۔ میری مستقل خانقاہ ہے، میری مستقل زمین اور میرا کاروبار ہے۔ سب کچھ میں چھوڑتا ہوں، تمہاری ایک بیوی ہے، میری تین ہیں اور میں سب کچھ چھوڑ کے دوڑتا ہوں تو میں پاگل تو نہیں ہوں کہ میں گھر سے بے گھر پھرتا ہوں۔ آخر کوئی درد تو ہے جو ہمیں چین سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ ہمارے اس درد کو سمجھو، پھر اگر ہماری بات غلط ہو تو ہمیں سمجھاؤ کہ ہم اپنے آپ کی اصلاح کر لیں اور ہم اپنے آپ کو ٹھیک رخ پہ لے کر چلیں۔ خیر اللہ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ میں جو عنوان سمجھانا چاہ رہا تھا کہ امت کو ایمان پہ لانا اور امت کا

اُدۡعُ   جادل۔ اُدۡعُ

جادل

آپ جادل   بِالَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ

اُدۡعُ   بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ

مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا اس آیت میں بتایا کہ عقائد میں صحابہ حجت ہیں

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا

دورانِ بیان

نے آپ کے متن پر حاشیہ

چڑھایا ہے، بڑے متن لکھتے ہیں، چھوٹے حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا سناؤ! میں نے کہا جب ماں کی گود میں بچہ سوئے، ماں ڈانٹتی تو نہیں، کہتی ہے تو گلی میں کھیلتا کیوں نہیں سوتا؟ میری گود میں سوتا ہے۔ماں بچے کو ایک جملہ کہتی ہے کہ بیٹا دودھ پی لو، پھر سو جانا۔ میں نے کہا ہمارے بیان میں کوئی سو جائے، ہم ڈانٹتے تو نہیں ہیں لیکن یہ

ذوقِ سلیم چا

ربی زدنی علما

اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه۔

آپ سے تقاضا رکھا ہے، نہ زندگی بھر

آپ سے رکھیں گے انشاء اللہ۔ یہ تقاضوں کا تو مسئلہ ہی نہیں ہے، ہمارے تو مفادات نہیں ہیں۔

ہم تو اس درد کو لے کر آئے ہیں کہ برمارنگون کے علماء ان مسائل کو سیکھیں اور حلوے سے آسان ان مسائل کو لیں، اب اگر کوئی سونا بھی چاہے، سو بھی جائے تو ہم انہیں پیار سے اٹھائیں گے، کوئی ساتھی آپ کا سوئے تو کیا کہو گے؟ اٹھو بھائی تھوڑا سا دودھ پی لو، تو وہ ناراض نہیں ہوتا میں آپ کو وہ طریقہ بتا رہا ہوں جسے آپ عوام میں بیان بھی کریں اور عوام پریشان بھی نہ ہو، عوام الجھن کا شکار بھی نہ ہو۔ آپ عوام کو جگا بھی دیں تو بھی عوام برا محسوس نہ کرے۔ یہ خدا کی نعمت ہے، اللہ کسی کسی کو عطا فرماتے ہیں۔ تو صحابہ کرام عقائد میں بھی حجت ہیں اور اعمال میں بھی حجت ہیں۔

فَإِنْ

آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا

حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کا جملہ سمجھنا۔ حکیم الامت کے جملے کی وضاحت انہوں نے خود فرمائی، فرمانے لگے اگر ان کو بیان سمجھ آگیا تو اچھا، جو مسئلہ میں سمجھانا چاہتا تھا، سمجھ آگیا، نہیں سمجھ آیا تو بہت اچھا، یہ گمراہ اس لیے ہوتے ہیں جب یہ سمجھتے ہیں کہ مانا ہم مولوی نہیں ہیں، لیکن کچھ نہ کچھ ہم نے بھی پڑھا ہے، مانا ہم عالم نہیں ہیں، لیکن ہمارا مطالعہ بھی کم نہیں ہے۔ آج ان کو پتا چلا ان کا علم کتنا ہے اور میرے علم کی سطح کیا ہے۔

اب ان کو مسئلہ سمجھ تو نہیں آیا لیکن ذہن میں آیا کہ اشرف علی تھانوی کا علم بڑا ہے، اب یہ گمراہ نہیں ہوں گے اب یہ مجھ سے ٹکر نہیں لیں گے، کبھی گمراہ نہیں ہوں گے، اگر مسئلہ سمجھ آگیا تو اچھا ہوا، مسئلہ سمجھ آیا۔ اگر سمجھ نہیں آیا، چلو یہ تو سمجھ آگیا کہ اشرف علی تھانوی کا علم کیسا ہے، اب ہم سے ٹکرائیں گے نہیں، اور یہ کبھی گمراہ بھی نہیں ہوں گے۔ اس لیے سمجھ آیا تو اچھا، نہ سمجھ آیا تو بہت اچھا۔ آپ یہ تو کہیں گے کہ مولانا الیاس گھمن ایسی باتیں کرتے ہیں کہ ہمیں سمجھ نہیں آتیں، یہ تو نہیں کہیں گے جاہل آدمی ہے، اس کو بلانے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تو نہیں کہیں گے ناں! یہی کہیں گے اس کو نہ بلاؤ، فائدہ نہیں ہوتا، لیکن یہ نہیں کہیں گے جاہل

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ
الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

وبه قال حدثنا احمد بن اشكاب قال حدثنا محمد بن هذيل عن

عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ چار پر بحث کرسکتے ہیں ۔کیوں

الصحابۃ کلھم عدول

؟ دیکھو فلاں موقع پر غلطی ہے، فلاں غلطی ہے، فلاں غلطی ہے۔ بات اچھی طرح سمجھنا! صحابہ تنقید سے بالاتر کیوں ہے؟ اس لیے ہم نے ان کو جو صحابی مانا ہے، عقیدے کی بنیاد پر۔ اگر صحابی کا عقیدہ ٹھیک نہیں، وہ صحابی ہے ہی نہیں۔

صحابی کون ہوتا ہے؟ جسے حالت ایمان میں صحبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ملے۔ ایمان وہ نہیں ہے جس کا عقیدہ غلط ہو، ایمان وہ ہے جس کا عقیدہ ٹھیک ہو۔ اگر عقیدہ ٹھیک نہیں تو صحابی ہے ہی نہیں اور اگر عمل میں فرق ہو تو صحابیت میں فرق آتا ہی نہیں۔ نہیں سمجھے؟ اگر عقیدہ ٹھیک نہیں ہے تو صحابی نہیں ہے۔ صحابی کون ہے؟ عقیدہ ٹھیک ہو اور صحبت پیغمبر ملے۔ اگر عمل میں کوتاہی ہے تو ہم نے عمل کی بنیاد پر صحابی مانا ہی نہیں۔ صحابی مانا کہ عقیدہ ٹھیک ہو اور صحبت پیغمبر ہو۔ اگر عقیدہ ٹھیک نہیں

وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

رضی اللہ

عنہ

رحمۃ اللہ علیہ، علیہ الرحمۃ رضی اللہ عنہ

رحمہ اللہ۔

عند ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضی

اللہ عنہ رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

دو گے، قرآن غلط ہے اور اللہ پاک جو صاحب قرآن ہے، اللہ پاک نے غلط فرمایا، گستاخی کی ہے۔ کہتے ہیں نہیں، یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ میں نے کہا پھر ہدایہ پر کیوں اعتراض کرتے ہو؟ پھنس گیا ناں! ہم نے پہلے پھنسالیا، پہلے ان کے علم کا جائزہ لیا،

چلے کہ اس کی علمی صلاحیت کیا ہے، جو کچھ ہدایہ

میں لکھا ہے وہ تو قرآن میں لکھا ہے، اگر اس بنیاد پر ہدایہ پر اعتراض ہے، میں نے کہا

قرآن پر اعتراض کرو۔ پھر چپ۔۔۔! کہتا ہے پھر یہ اصطلاح غلط ہے صحابی کو رضی

اللہ عنہ اور غیر صحابی کو رحمۃ اللہ علیہ

۔ تو پھر قرآن میں غلطی ہے، میں نے کہا

قرآن میں بھی ٹھیک ہے۔ دونوں کیسے ٹھیک ہوسکتے ہیں؟ رضی اللہ عنہ

رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ

رحمۃ اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے، رضی اللہ عنہ چلا صحابی ہے، رحمۃ اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم، رضی اللہ عنہ، رحمہ اللہ
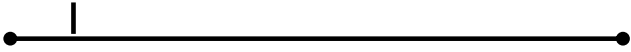
ایک حدیث مبارک پڑھی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنن ابن ماجہ میں روایت ہے فرمایا:

سیأتی علی أمتی ما أتی علی بنی إسرائیل مثل بمثل حذو النعل بالنعل حتی لو کان فیهم من نکح أمه علانیة کان فی أمتی مثله إن بنی إسرائیل تفرقوا علی ثنتین وسبعین ملة وستفترق أمتی علی ثلاث وسبعین ملة کلها فی النار غیر واحدة قیل وما تلك الواحدة قال ما أنا علیه الیوم وأصحابی

حذو النعل

بالنعل کا ترجمہ کیا کرینگے　　　　حتی لو کان فیهم من نکح أمه

علانیة کان فی أمتی مثله　　　　میں کوئی ایسا بدبخت گزرا ہے، جس نے

اپنے ماں سے منہ کالا کیا، میری امت میں بھی ایسے گندے لوگ آئیں گے، جو اپنی ماں

: إن

بنى إسرائيل تفرقوا على ثنتين وسبعين ملة وستفترق أُمتى على ثلاث

وسبعين ملة كلها فى النار غير واحدة

قيل وما تلك الواحدة قال ما أنا عليه اليوم وأصحابى

: ما انا علیہ واصحابی

یہ خطیبانہ ترجمہ نہیں ہے، یہ وکیلانہ ترجمہ ہے۔ خطیبانہ ترجمہ پر سوال ہوتے

ہیں، وکیل کو پتا ہوتا ہے، میرے اس ترجمے پر کیا جرح ہونی ہے۔ وہ ترجمہ ایسا کرتا ہے

کہ جرح سے بچ جائے۔ ترجمہ سمجھنا ماانا علیہ واصحابی

یارسول اللہ وہ جنت میں جانے والی جماعت کون سی ماانا علیہ

واصحابی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو حدیث مجھ سے لے، معنی میرے صحابی سے

ماانا علیہ واصحابی

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ

تبيض وجوه أهل السنة والجماعة وتسود وجوه أهل البدع والضلالة

هم اهل البدع والضلالة

تو ہمارا نام اہل السنت والجماعت اللہ کے رسول صلی علیہ وسلم نے خود رکھا ہے۔ اب اس کا مطلب کیا ہے کہ سنت پیغمبر کی، سمجھے پیغمبر کے صحابہ سے۔ حدیث پیغمبر کی ہو اور معنی جماعت صحابہ بیان کرے، بس یہ ہے اہل السنت والجماعت کا مؤقف۔ تو ہمارا نام کیا ہے؟ اہل السنت والجماعت۔ ہمارے مد مقابل کا نام کیا ہے؟ اہل حدیث۔ اس پہ

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے تو دیا نہیں، البتہ انگریز نے دیا ہے اور ہم تمہاری کتابوں سے ثابت کر دیں گے کہ تمہیں یہ نام انگریز نے دیا ہے، تو یہ بات مان لو کہ ہمیں یہ نام اہل السنت والجماعت، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے، تمہیں اہل حدیث کا نام سرکار برطانیہ نے دیا ہے۔ تمہیں برطانیہ کی سرکار مبارک، ہمیں مدینہ کی سرکار مبارک، تمہیں تاج برطانیہ

اہل حدیث وہ ہوتا ہے جو حدیث میں ماہر ہو، یہ اصلی اہل حدیث ہے۔ میں نے ایک مرتبہ ٹنڈوالہ یار سندھ میں بیان کیا، تو ایک ساتھی نے مجھ سے یہ سوال کیا، کہ مولانا! ہمیں یہ بات صحیح سمجھ میں نہیں آئی کہ اصلی اہل حدیث ماہر فی الحدیث ہوتا ہے، اگر نہ ہو تو نقلی ہوتا ہے۔

میں نے اس سے پوچھا تمہاری قوم کیا ہے؟ مجھے کہتے ہیں بھٹی آپ کے ہاں بھٹی نہیں ہوگی، کوئی بھی قوم ہوگی۔ میں نے پوچھا تمہاری قوم کیا ہے؟ کہنے لگا بھٹی میں نے کہا تمہاری بیوی دھوبن ہے؟ دھوبن سمجھتے ہو، کسے کہتے ہیں؟ جو کپڑے دھوتی ہے میں نے کہا تمہاری بیوی دھوبن ہے؟ تو تم نے بھٹی ہو کر دھوبن سے شادی کیوں کی ہے؟ کہنے لگا نہیں، دھوبن نہیں، بھٹی ہے۔ میں نے کہا تمہاری بیوی تمہاری کپڑے نہیں دھوتی؟ کہتے ہیں دھوتی ہے میں نے کہا تو پھر دھوبن ہوئی ناں! کہتے ہیں نہیں میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگا مولانا صاحب! جو کپڑے دھوئے، اسے دھوبی نہیں کہتے، جس کا کپڑے دھونا پیشہ ہو، اسے دھوبی کہتے ہیں۔ میں نے کہا جسے دو حدیثیں رفع یدین کی یاد ہوں، اسے اہل حدیث نہیں کہتے۔ حدیث میں ماہر ہو، اسے اہل حدیث کہتے ہیں۔ میں نے کہا اب سمجھ آئی؟ کہنے لگا جی آگئی۔ میں نے اس لیے کہا میں ساتھ

اب اگر ہمارے ہاں کوئی ساتھی جماعت میں چلا جائے، چار ماہ لگا کر آجائے، کوئی ساتھی خانقاہ میں جائے اور چھ ماہ لگا کر آجائے، اب چہرے پہ ڈاڑھی ہے، سر پہ ٹوپی اور پگڑی ہے، لمبا کرتہ پہنا ہوا ہے، یہ رونق امام مسجد میں نہیں ہے۔ تو

دس کیوں، سورت فاتحہ سورت نہیں ہے آپ ڈرتے ہیں، کہیں

وہ کہتے ہیں گیارہ سورتیں یاد کرنے
سے قاری نہیں بنتا، قرآن کا ماہر ہو تو قاری بنتا ہے، میں قاری نہیں۔ میں نے کہا وہ
گیارہ سورتیں یاد کرکے خود کو قاری نہیں کہتا اور تو ایک حدیث یاد کرکے خود کو اہل

جواب دیں گے ذرا جواب سمجھیں ہمارے پاس دو جواب ہیں: الزامی بھی

یوم

تبیض وجوہ

ہم اہل السنۃ والجماعۃ جانے والا

سنت کا ماہر ہونا ضروری نہیں ہے، جنت میں جانے والا سنت کا ماننے والا اور سنت کا عامل

کے فرمان کی وجہ سے۔ ہمارے پاس حوالہ بھی ہے، غیر مقلدین کی کتاب ہے عبد اللہ دامانوی نے کتاب لکھی ہے۔ اس پر مقدمہ زبیر علی زئی کا ہے۔ اس کے مقدمے میں لکھا ہے کہ حدیث کے ماہر کو اہل حدیث کہتے ہیں۔ تاریخ کے ماہر کو اہل تاریخ کہتے ہیں اور تفسیر کے ماہر کو اہل تفسیر کہتے ہیں اور سنت پر عمل کرنے والوں کو اہل السنت کہتے ہیں۔ میں نے کہا جو معنی ہم نے کیا، وہ تم لوگوں نے بھی کیا ہے۔ اس لیے ہمارے اوپر کوئی اشکال کی بات نہیں ہے۔

اب ذرا بات سمجھیں جو میں سمجھانے لگا ہوں۔ میں نے کہا تھا ما انا علیہ

واصحابی

ما انا علیہ واصحابی کا معنی

گے پھر ہم سے پوچھو گے تو مسئلہ جلدی سمجھ آئے گا

باضدادھا کہنے لگا، ہم نے ان سے پوچھا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

صحابی کے علاوہ مل ہی نہیں سکتے۔ اگلا جھگڑا، اب اختلاف شروع ہونے لگا ہے۔ ہم کہتے

بی دے گا۔ لفظ صحابی سے لو، معنی وہابی سے لو، مسلک غیر مقلد بنتا ہے۔
فرق سمجھ آ گیا؟ یہ ہے اختلاف، ہم کہتے ہیں لفظ صحابی سے تو معنی بھی صحابی سے۔ وہ
کہتے ہیں کہ لفظ صحابی سے تو معنی وہابی سے۔ وہ خود کو کہتے ہیں وہابی۔ وہ خود کو کیا کہتے

وہ کہتے ہیں ہمارے پاس دلیل صحیح بخاری کی روایت ہے۔ ہمارے بہت سارے حضرات صحیح البخاری کا نام سن کر کافی پریشان ہو جاتے ہیں۔ روایت کون سی ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَيةَ وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفروا اللحیۃ

کہا جی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا حضرت عبد اللہ بن عمر نے اس حدیث کا معنی کیا بیان کیا ہے؟ ذرا وہ معنی بھی بیان کر دو۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری، جلد نمبر کتاب اللباس باب تقلیم الاظفار

: خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ

وَفِّرُوا اللِّحيةَ وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوْ

اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَه

مٹھی میں لیتے جو

مٹھی سے بڑھ جاتی اس کو تراش لیتے۔ میں نے کہا ہم نے صحابی سے لفظ لیا ہے تو معنی بھی صحابی سے لیا ہے، تم نے لفظ صحابی سے لیا ہے اور معنی وہابی سے لیا ہے۔ لفظ صحابی سے لو، معنی بھی صحابی سے لو تو ڈاڑھی مٹھی بھر رہ جاتی ہے۔ لفظ صحابی سے لو اور معنی وہابی سے لو، تو ڈاڑھی نیچے تک چلتی جاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کے شاگرد ابو زرعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبْضَة

اللہ

ثُمَّ يَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ

الْقُبْضَة

بڑھاؤ اور خود راویانِ حدیث مٹھی

مجھے مٹھی بھر ڈاڑھی اور لمبی ڈاڑھی پر ایک بات یاد آگئی ہے، اسے بھی ذہن نشین فرمالیں۔ ایک غیر مقلد مولانا صاحب تقریر فرمارہے تھے، احناف پر تنقید کر رہے تھے، تقریر کیا تھی کہ دیکھو ہم ہاتھ سینے پر باندھتے ہیں اور حنفی ہاتھ ناف کے نیچے باندھتے ہیں۔ سینہ پاک ہے اور زیر ناف جگہ ناپاک ہے۔ پاک جگہ پر ہاتھ باندھو، مسلک اہل حدیث بنتا ہے، ناپاک جگہ پر ہاتھ باندھو تو مسلک احناف بنتا ہے۔ دلیل سمجھ آئی؟ آپ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

جب فتنہ سامنے آئے اور جواب نہیں بنتا، تب آپ سمجھیں گے کہ ہمارا کام کتنا اہم ہے۔ ہم کہتے ہیں فتنہ آنے سے پہلے اس کو روکو۔ سوال سمجھ آگیا؟ سینہ پاک ہے اور زیر ناف جگہ ناپاک ہے، یہ ان کی بات کہہ رہا ہوں، پاک جگہ پہ ہاتھ باندھو تو مسلک اہل حدیث، ناپاک جگہ پر ہاتھ باندھو تو مسلک احناف۔ ہم پاک ہیں، مسئلہ بھی پاک ہے، حنفی ناپاک ہیں، ان کے مسئلے بھی ناپاک ہیں۔ اب استغفر اللہ کہیں

ں اوپر اور بایاں نیچے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دائیں ہاتھ پر کوئی اختلاف نہیں ہے دایاں تو بائیں کے اوپر ہے ناف کے نیچے ہو تب بھی، سینہ پر ہو، تب بھی دایاں اوپر ہی رہتا ہے، اختلاف بائیں ہاتھ میں ہے ہم نے کہا ناف کے نیچے رکھو، تم نے کہا سینہ کے اوپر رکھو، تو اختلاف بائیں پہ ہے یا دائیں پہ؟ بائیں پہ ہے، الٹے ہاتھ پہ۔

میں نے کہا تم یہ کہتے ہو کہ سینہ پاک ہے اور زیر ناف جگہ ناپاک ہے، تو مجھے بتاؤ یہ بایاں ہاتھ پاک جگہ کے لیے ہے یا ناپاک جگہ کے لیے؟ یہ استنجا کرنے کے لیے

ناپاک جگہ پہ رکھو تو مسلک احناف ہے، ناپاک جگہ والا ہاتھ پاک جگہ

تو ہماری بات آپ کو عجیب لگے گی، جب کوئی فتنہ سامنے آجائے گا، تب تمہیں مزہ آجائے گا، مقابل نہ ہو تو پھر بندے کو صحیح مزا نہیں آتا، مقابل ہو تو پھر بندہ دلیل پیش کرتا ہے۔ یہ کورس نہیں ہے، جب کورس ہو گا تو پھر میں آپ کو مستقل نسخے دوں گا۔

اگر کوئی غیر مقلد مل جائے، تو آپ کون سا نسخہ استعمال کریں۔ نسخہ نمبر 1، 2، 3، 4، 5۔۔۔

تو کوئی نہ کوئی نسخہ ان شاء اللہ شفا ضرور دے گا۔ جی ہم آپ کو ایسا نسخہ دیں گے کہ آپ نسخہ لے کر پھریں گے، غیر مقلد بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہو گا۔ بات سمجھ آگئی ہے؟ تو میں نے کہا لفظ صحابی سے اور معنی صحابی سے تو مسلک احناف۔ لفظ

السنت والجماعت ہیں۔ تو ہم کہتے ہیں حدیث کے الفاظ بھی صحابی سے اور حدیث کے
الفاظ کا معنی بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے ہو۔ میں نے اس پر کئی مثالیں

۔ ہمارے ہاں

مسئلہ چلتا ہے آمین کا۔ آمین اونچی آواز سے کہیں یا آمین آہستہ کہیں۔ ان کی دیکھا
دیکھی ہم میں سے حج اور عمرے والے اونچی آواز سے آمین شروع کر دیتے ہیں۔ آپ
کی مسجد میں کوئی اونچی آواز سے آمین کہے، حوصلہ شکنی کیا کریں اور سمجھایا کریں، بھائی
آہستہ آمین کہنا سنت ہے۔ حرم کا نام لے کے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں، حرم کا نام
استعمال کرتے ہیں، حرم والا مسلک دورنگا نہیں ہوتا۔ دلیل کیا ہے؟ ہم کہتے ہیں آمین

صليت خلف رسول الله صلى الله عليه و سلم قال: فلما قال ولا
الضالين قال آمين مد بها صوته

ولا الضالين کہا

ہے تو آپ اس کو کیوں نہیں پڑھتے   ہم نے کہا یہ جو آپ نے حدیث لی ہے،

رأیت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين فرغ من الصلاة حتى رأيت خده من هذا الجانب ومن هذا الجانب وقرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال آمين يمد بها صوته ما أراه إلا يعلمنا

کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی ہے،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور میں نے خود دیکھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں جانب سلام پھیرا ہے، پھر بائیں جانب، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیھم ولاالضالین   آمین

یمد بھا صوتہ   مااراہ الا یعلمنا

اونچی آواز سے کہنے سے آمین اونچا پڑھنے کا دوام ثابت نہیں

ہوتا، تو لفظ صحابی نے دیا ہے تو معنی بھی صحابی سے لو اور جب لفظ صحابی سے لو اور معنی وہابی سے لو، آمین اونچی بنتی ہے۔ لفظ صحابی سے اور معنی بھی صحابی سے تو آمین آہستہ بنتی ہے۔ ہم کہتے ہیں لفظ صحابی دے اور معنی بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی دے،

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى بنا فيقرأ فى الظهر والعصر فى الركعتين الأولیین بفاتحة الكتاب وسورتين ويسمعنا الآية أحيانا

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتے، پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ بھی پڑھتے، ساتھ دو سورتیں اور بھی پڑھتے، آگے فرماتے ہیں ويسمعنا الآية أحيانا

کہ اس موقع پر تم
نے یہ تلاوت کرنی ہے جیسے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اونچی آواز سے پڑھتے، جو تعلیماً

أن عمر بن الخطاب كان يجهر بهؤلاء الكلمات يقول سبحانك اللهم وبحمدك تبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کبھی نماز جنازہ پڑھتے، تو یہ کلمات اونچی آواز سے پڑھتے، حالانکہ کوئی بھی یہ اونچی آواز سے نہیں پڑھتا۔ کبھی کبھی کیوں پڑھتے؟ تعلیماً پڑھنے سے جہر کا دوام ثابت نہیں ہوتا، تو لفظ صحابی سے لو اور معنی بھی

پیغمبر کی جماعت

فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد هتدوا

والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعو هم باحسان رضی اللہ عنهم ورضوا عنه

کہ اگر عقیدے میں خلل ہو صحابی بنتا ہی نہیں ہے۔ اگر عمل میں فرق آئے، صحابیت میں فرق پڑتا ہی نہیں ہے ہم نے صحابی عمل کی وجہ سے نہیں مانا، عقیدے کی وجہ سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی وجہ سے مانا ہے۔

ہم نے عرض کیا حدیث جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے لیں گے، معنی بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سے لیں گے۔ اگر حدیث صحابی سے اور معنی وہابی سے، مسلک غیر مقلد بنتا ہے اور جب لفظ صحابی سے لیں معنی بھی صحابی سے لیں گے تو مسلک اہل السنت والجماعت احناف دیوبند بنتا ہے۔ اللہ تعالی ہمیں بات

قِ باطلہ میں توافق اور تفاوت

صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہیں مانتا، کوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مانتا اور کوئی پیغمبر کی جماعت نہیں مانتا۔ اچھی طرح سمجھنا! قادیانیوں کو دیکھو یہ پیغمبر کی ذات نہیں مانتے اور منکر حدیث کو دیکھو، یہ پیغمبر کی بات نہیں مانتا، کوئی پیغمبر کی بات کو نہیں مانتے خود کو اہل قرآن کہتے ہیں، رافضیوں کو دیکھیں! پیغمبر کی جماعت کو نہیں مانتے۔ فرق کیا ہے شیعہ صحابہ کو نہیں مانتا، غیر مقلد صحابہ کی نہیں مانتا۔ وہ صحابہ کی ذات نہیں مانتا، یہ صحابہ کی بات نہیں مانتا۔ وہ صحابہ کا ایمان نہیں مانتا، یہ صحابہ کو دلیل نہیں مانتا۔ وہ بڑا رافضی ہے، یہ چھوٹا رافضی ہے۔

دونوں میں فرق اچھی طرح سمجھیں! شیعہ ایمان کو نہیں مانتا، یہ صحابہ کو دلیل نہیں مانتا۔ وہ صحابہ کی ذات نہیں مانتا، یہ صحابہ کی بات کو نہیں مانتا۔ وہ صحابہ کو نہیں مانتا، یہ صحابہ کی نہیں مانتا۔ ہم دیوبند والے صحابہ کا ایمان بھی مانتے ہیں، صحابہ کو دلیل بھی مانتے ہیں، صحابہ کی ذات بھی مانتے ہیں، صحابہ کی بات بھی مانتے ہیں، صحابہ کو بھی مانتے ہیں، صحابہ کی بھی مانتے ہیں،

بات سمجھ آگئی؟ ایک ہے ذاتِ پیغمبر، مرزائی پیغمبر کی ذات کے بعد ایک دوسری ذات مانتے ہیں، اور منکرین حدیث پیغمبر کی ذات کو مانتے ہیں، پیغمبر کی بات کو نہیں مانتے اور روافض وغیر مقلدین جماعت صحابہ کو نہیں مانتے، ہم حضور کی ذات کو بھی مانتے ہیں بات کو بھی مانتے ہیں اور جماعت کو بھی مانتے ہیں۔ اللہ مجھے اور آپ سب کو سب چیزوں کو ماننے کی توفیق عطا فرمائیں۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

نیم غیر مقلد ہے۔ کھلا کھلا غیر مقلد نہیں ہے۔ نیم غیر مقلد ہے۔ کبھی کبھی ائمہ کا نام لیتا ہے۔ گستاخ ذاکر نائیک کے بیانات سننا جائز نہیں ہے۔ اس کے بیانات سے بچنا ضروری ہے۔ اس لیے کہ وہ محقق بھی نہیں ہے اور وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرتا ہے۔ بہت سارے مسائل غلط بیان کرتا ہے۔ چونکہ آپ کے علم میں نہیں ہے۔ آپ اس میں پھنس جائیں گے۔ پھر آپ کہیں گے ہم نے سنا کیا تھا، نکلا کیا ہے۔ چونکہ مولوی تو ہے نہیں، ڈاکٹر ہے اور ذاکر بھی ہے اور نائیک بھی ہے۔ اس لیے اس کے بیانات سے بچنا ضروری ہے۔ صحیح ہے ناں؟

لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ ذاکر نائیک کیا ہے؟ تو ہم کہتے ہیں ڈاکٹر ہے اور ذاکر ہے اور نائیک ہے۔ اس لیے جو ڈاکٹر بھی ہو، ذاکر بھی ہو، نائیک بھی ہو اس سے تو بچنا چاہیے۔ علماء کی بات سنا کریں، باقی ذاکر نائیک اور علماء حق میں کیا فرق ہے؟ بات جدہ میرا بیان تھا، شاہین عزیزیہ میں۔ تو ایک ساتھی نے مجھے چٹ دی کہ علماء حق اور ذاکر نائیک میں کیا فرق ہے؟ میں نے اس سے عرض کیا کہ جو سرچ اور ریسرچ میں فرق ہے، وہ علماء حق اور ذاکر نائیک میں فرق ہے مجھے کہتے ہیں جی ہم

میں نے کہا یہاں عزیزیہ میں ایک بہت بڑا اسٹیڈیم ہے اتحاد کے نام پہ، جس میں سعودی عرب کی ٹیمیں فٹ بال کھیلتی ہیں، میں نے کہا جب اس گراونڈ میں فٹ بال کھیلی جاتی ہے تو رات کو بہت بڑی بڑی لائٹیں لگاتے ہیں، تاکہ رات کو دن کا سماں اور منظر بن جائے، ان بڑی بڑی لائٹوں کو کیا کہتے ہیں؟ سرچ لائٹ۔ میں نے کہا جب یہ سرچ لائٹ جل رہی ہو اور کھلاڑی گیند کے ساتھ کھیلیں، ادھر سے فٹ بال دوڑتے دوڑتے لے آئے اور جب گول کرنے لگے، ایک ساتھی لائٹ کو آف کردے اور پھر آن کرے، تو میں نے کہا اس سے کھلاڑی کو شاباش دوگے؟ کہتے ہیں نہیں۔ میں نے کہا دیکھنے والے خوش ہونگے؟ کہتے ہیں، نہیں۔ میں نے کہا کھیل اچھا ہو گا؟ کہا، نہیں۔ میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگے، اس لیے کہ اس نے لائٹ کو آف کرکے آن کیا ہے، اگر یہ آن ہی رہتی تو بہتر تھا آف کرنے سے پورا کھیل خراب ہو جائے گا۔

میں نے کہا جو سرچ لائٹ تھی، اس کو آف کیا پھر آن کیا اس کو کیا کہتے ہیں؟ ریسرچ، تو پتا یہ چلا جب کھیل چل رہا ہوں تو سرچ لائٹ کو ری سرچ کرنے سے کھیل خراب ہو جاتا ہے، تو جس مسئلہ کو چودہ سو سال فقہاء نے سرچ کیا ہے اس کو ریسرچ کرنے سے شریعت کے مسائل برباد ہو جاتے ہیں۔ بات سمجھ آرہی ہے؟ تو جس پہ سرچ ہو چکی ہو اس پہ ری سرچ کرنے سے مسائل خراب ہو جاتے ہیں، جس مسئلہ کی صحابہ نے تحقیق کی ہے، اب اس مسئلہ پر ریسرچ کرنا ہماری عقل سے باہر ہے، اس لیے علماء حق سرچ والے ہیں اور ڈاکٹر صاحب ریسرچ والا ہے اور یہ ڈاکٹر ایم بی بی ایس ہے، پی ایچ ڈی ڈاکٹر نہیں ہے، پی ایچ ڈی ڈاکٹر تحقیق کرتا ہے، ایم بی بی ایس ڈاکٹر

ہمارے برما کے مسلمان اس کے بڑے معتقد ہیں، اس کے بارے میں کچھ وضاحت فرمائیں؟

جواب: کیا وضاحت؟ میں نے بتادیا، برما کیا، پوری دنیا میں میڈیا کا جادو ہے، اور جادو کے بل وہ ناچتا ہے اللہ کریں کہ ہمارا بھی اس طرح کے میڈیا کا سلسلہ بن جائے، تو پھر آپ کے سامنے آجائے گا۔ ہم نے تو خیر اپنی کوشش جاری رکھی ہے، انشاء اللہ اسباب کی صوت پیدا ہوئی تو ہم شروع کر دیں گے چینل۔ ہم تو لگے ہوئے ہیں۔ سٹوڈیو ہمارا زیر تعمیر ہے۔ تین منزلیں مکمل ہو گئی ہیں۔ ریکارڈنگ کا سسٹم شروع ہونے والا ہے۔ اور دبئی اور پاکستان میں ہماری بات جاری ہے جب یہ بن گیا، آپ برما میں بیٹھے رہو گے

توجہ نہیں دیں گے تو بہت

نقصان ہو گا۔ آج نہیں تو کل یہ نقصان ہونا ہی ہونا ہے۔ میں یہاں آپ کے برما میں آیا ہوں تو بغیر پاسپورٹ یا پاسپورٹ کے ساتھ آیا ہوں؟ پاسپورٹ پہ تصویر نہیں ہے؟ یہ جائز ہے یا ناجائز؟ آپ میں سے کسی نے بھی نہیں کہا کہ یہ ناجائز ہے۔ اس لیے کہ آپ کو تصویر کھنچوانی پڑے گی، جو حرام ہے۔ میں نے جو تصویر کھنچوائی ہے، کیوں کھنچوائی ہے؟ کوئی فلم دیکھنے کے لیے آیا ہوں؟ کوئی بزنس کے لیے آیا ہوں؟ کیوں آیا ہوں؟ بتاؤ کیوں آیا ہوں؟ بیان کے لیے آیا ہوں ناں! اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ میری

یہی دین ہو گا اس پر۔ ہم نہیں آئیں گے تو ذاکر نائیک آئے گا، ہم نہیں آئیں گے تو جاوید غامدی آئے گا، ہم نہیں آئیں گے تو طاہر القادری آئے گا، ہم نہیں آئیں گے فرحت ہاشمی آئے گی، ہم نہیں آئیں گے گمراہ آئیں گے۔ بات تو صرف اتنی ہے، ہم سنت اور واجب جائز اور ناجائز کی بحث نہیں کرتے ہیں، اس کو اچھی طرح

اچھی طرح سمجھنا اس کو جائز، سنت اور واجب میرے کھاتے میں نہ

چیز جائز ہوتی ہے، ناجائز ناجائز ہوتا ہے۔ ایک معاملہ ہوتا ہے جواز، عدم جواز کا اور ایک ہے ضرورت، عدم ضرورت کا۔ جواز کا مسئلہ اور ہوتا ہے ضرورت کا مسئلہ اور ہوتا ہے۔

میں باہر گیا ہوں ناں! مجھے اس بات کا اچھی طرح اندازہ ہے۔ آپ یقین فرمائیں! آپ سوچ نہیں سکتے، کتنی بڑی دنیا اپنے ایمان کو برباد کر رہی ہے، ان گمراہ قسم کے ڈاکٹروں کی وجہ سے۔ یا تو ہمت کر کے نکلیں، بسم اللہ پڑھیں، گلی گلی جائیں، چوراہوں پر جائیں، دوکانوں پر جائیں، نکلیں، بھرپور ایمان کی محنت کریں اور اگر نہیں نکل سکتے، تو پھر جو حضرات اس موضوع پر کام کر سکتے ہیں، ان کے بارے میں تھوڑی سی نرمی پیدا کریں۔ میں آپ کو نہیں کہہ رہا کہ آپ تصویریں بنائیں، آپ کو نہیں کہہ رہا کہ آپ چینل بنائیں، میں کہتا ہوں جو لگے ہوئے ہیں، ان کے بارے میں آپ تھوڑا سا خود کو خاموش رکھیں اور ان کی نیت پہ شک نہ کریں۔

نے باقاعدہ اس کا خلاصہ جاری کیا، خلاصہ کیا تھا کہ بعض علماء اس کے جواز کے قائل ہیں اور بعض اس کے عدم جواز کے قائل ہیں۔ لہذا جو قائلینِ جواز ہیں وہ اپنا کام کریں اور جو قائلین عدم جواز ہیں، وہ قائلین جواز کی نیت پر شک نہ کریں، ان پہ اعتراض نہ کریں۔ بات سمجھ آگئی؟ اب مفتی محمد تقی عثمانی صاحب سے بڑھ کر تو میں نہیں ہوں، مفتی رفیع عثمانی سے بڑا تو نہیں ہوں کہ میں ان کے اوپر تنقید کروں۔ مجھے کیا حق ہے؟ چھوٹوں کو چھوٹا رہنا چاہیے اور بڑوں کو بڑا رہنا چاہیے۔ ہمارے مشائخ میں جن کی وہ رائے ہے ہم ان کی رائے کو بھی سلام پیش کرتے ہیں اور جن کی یہ رائے ہے ان کو بھی

ل بھی پکڑ لیتا، علماء اکابر کی رائے میں آپ نے دخل نہیں دینا، سکوت اختیار کریں، اس میں عافیت ہے، اس میں ایمان کی حفاظت ہے، میری بات سمجھے ہیں؟ اب مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اور مولانا سلیم اللہ خان صاحب دونوں بڑے ہیں، دونوں بڑوں کی رائے ہے۔ ہمیں کیا ضرورت ہے دخل دینے کی؟ بس وہ بھی بڑے ہیں، یہ بھی بڑے ہیں، بڑے اس میں علمی بات کریں، آپ کو جن کی رائے پسند ہو، لے لیں، ہم اپنے مشائخ میں سے کسی کو گمراہ تو نہیں کہہ سکتے، کیسے کہہ

اسی میں خیر ہے، اسی میں عافیت ہے، یہ دیکھا کرو اکابرین میں سے ہمارے اکابر کس طرف ہیں؟ جس طرف ہوں بس اسی طرف چلیں، اگر آپ کو رائے سے اختلاف ہو تو خاموش ہو جائیں، اپنے اکابر کی رائے پہ رائے زنی نہ کریں، کبھی مداخلت نہ کریں، اکابر کے خلاف بک بک کرنے سے ایمان برباد کر بیٹھیں گے، ہمارے پاس ان کے علاوہ ہیں کون، بتاؤ؟ نہ علم ہے، نہ دلیلیں ہیں، کچھ بھی نہیں ہے، ایک ہمارے مشائخ ہی بچتے ہیں، ان کی لڑائیوں کو اچھال دوگے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ امت مزید افتراق کا شکار ہو گی۔ جس ملک میں آپ رہتے ہیں، یہاں تو زیادہ متحد رہنے کی ضرورت ہے۔ اگر ان مسائل پر آپ یہاں لڑنا شروع ہو گئے، تو بتائیں آپ کی اصلاح کون کرے گا؟ ہمیں جوڑنے کے لیے کون بندہ آئے گا؟

میں اس لیے گزارش کر رہا ہوں کہ میرے جانے کے بعد میری رائے کو

ہمارے بڑے ہیں۔ جو جواز کے قائل ہیں، وہ اس پر کام کریں اس میں لڑائی نہیں ہو گی اور فائدہ بہت زیادہ ہو گا۔ میں مفتی نہیں ہوں، میں نے تو ہر بیان میں آپ کی خدمت میں گذارش کی ہے کہ میں دیوبند مسلک کا محقق نہیں ہوں، میں دیوبند مسلک کا ناقل

ہمارے حضرت، عارف باللہ، شیخ المشائخ، حکیم محمد اختر عدم جواز کے قائل ہیں، مجھے یاد ہے بنوری ٹاؤن میں ایک مرتبہ مسئلہ چلتا رہا، جھینگے کے بارے میں، کہ جھینگا جائز ہے کہ نہیں۔ مسئلہ چل رہا تھا، مفتی ولید صاحب رحمہ اللہ فرماتے کہ گنجائش

دونوں رائے تھیں اور دونوں چل رہی تھیں۔ بعض جائز کہتے ہیں اور بعض ناجائز کہتے ہیں۔ ہمارے باقی احباب کی رائے تھی کہ اس مسئلہ میں ان علماء پر زیادہ اعتماد کرو جو پانی میں یا پانی کے قریب رہتے ہیں، وہ مبتلا بہ ہیں۔ بنگلہ دیش کے علماء پر اعتماد کریں۔ ہم خشکی کے علماء ہیں، ہم جھینگے کے بارے میں وہ فیصلہ نہیں کر سکتے، جو پانی والا عالم فیصلہ کر دے۔ وہ بھی ہمارے بڑے ہیں ان پر اعتماد کریں۔ جب اس مسئلہ پر دو رائے

ہم یہ کہیں گے

کہ اگر آپ کے مزاج میں آتا ہے تو کھالیں، نہیں آتا تو نہ کھائیں۔ اپنے علماء کے

گزارش کر رہا ہوں کہ اس قسم کے جدید مسائل میں اگر اکابرین کی رائے میں اختلاف آجائے تو آپ اس اختلاف کو ہوا نہ دیا کریں۔ اس میں گنجائش نکل سکتی ہے تو نکال لیں، نہیں نکل سکتی تو پھر سکوت فرمائیں، اس میں زیادہ رائے دہی نہ کیا کریں، دخل

کام ایسا ہے، ہمارے رائے ونڈ کا کام ایسا

ہے بغیر ویڈیو، میڈیا کے، پوری دنیا میں اللہ نے پھیلا دیا ہے لیکن اگر ہمارے بعض مشائخ ریڈیو کی رائے پیش کر دیں آپ اس سے اتفاق نہ کریں، گھر میں ٹی وی نہ لگائیں، چینل نہ لائیں، لیکن چونکہ ہمارے اکابر ہیں، ان کے خلاف آپ فتوے نہ دیں، میری بات سمجھ آگئی؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ لڑے ہیں یا نہیں؟ بتاؤ لڑے ہیں ناں! ایک دوسرے کو قتل بھی کیا ہے یا نہیں؟ آپ کسی کے بارے میں رائے دے سکتے ہیں؟ آپ کہیں گے دونوں ہمارے بڑے ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ہیں، وہ بھی امام ہیں، یہ بھی امام ہیں، ایک ہمارے ماموں لگتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے بھائی ہیں، دوسرے

ہوں لڑ نہیں سکتا۔ اگر آپ کے شیخ اور دوسرے شیخ کے رائے میں اختلاف ہو جائے، آپ نہ لڑیں، اپنے شیخ کی رائے کو ترجیح ضرور دیں، لیکن دوسرے کے خلاف نہ ہوں، لڑائی سے بچیں!

ہم بہت عجیب لوگ ہیں، میں بعض باتیں کہتا ہوں، آپ کہیں گے پتا نہیں آپ نے کہاں سے شروع کی ہے؟ ہم غیر سے لڑنے کی بات کریں ناں، تو لوگ کہیں گے نہ لڑو بابا، حالات ٹھیک نہیں ہیں، ہم کہیں غیر سے لڑو، لوگ کہیں گے نہیں! برما کے حالات ٹھیک نہیں ہیں، اور اکابر سے لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ بھائی جب غیر سے لڑنے کی حالات اجازت نہیں دیتے، تو اپنوں سے لڑنے کی اجازت دیتے ہیں پھر؟ اپنوں کے لیے تیار بیٹھے ہیں، غیر کے لیے حالات اجازت نہیں دیتے۔

اللہ ہم سب کو لڑائی سے بچنے کی توفیق دیں، اللہ تشدد سے محفوظ رکھیں، اللہ اس ملک میں مزید اتفاق اور اتحاد سے رہنے کی توفیق عطا فرمائیں! رائے میں کچھ اختلاف آجائے، اس کو برداشت کریں اور لڑنے کا ماحول قطعاً نہ بنائیں، اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

الحمد لله وحده لا شريك له والصلوة والسلام على من لا نبی بعده

اما بعد فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اللهم صل على محمد وعلى اٰل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى اٰل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى اٰل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى اٰل ابراهيم انك حميد مجيد

میں نے جو قرآن کریم کا ایک حصہ تلاوت کیا ہے، اس آیت میں اللہ تعالی نے ایک اصول ارشاد فرمایا ہے:

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

روحانی ہیں، طبیب جسمانی نہیں ہیں۔ دنیا کا سب سے اچھا طبیب وہی ہوتا ہے جو
خوراک بھی بتائے اور پرہیز بھی بتائے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم امراض روحانیہ
کے طبیب ہیں، اس لیے خوراک بھی بتاتے ہیں، پرہیز بھی بتاتے ہیں۔ خوراک کا نام

، ان سے بچنے کی
بات نہیں کرتے۔ اس کا نقصان پھر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ شریعت میں امر بھی ضروری
ہے اور نہی بھی ضروری ہے۔ دونوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس وقت جو میرے سامنے
باب فی النھی عن
البدع ومحدثات الامور اس کی وجہ جو میں سمجھا ہوں، ان حضرات کی ذہن میں یہی
ہے کہ میرا کام ہے، بدعات سے روکو۔ میری مناسبت سے موضوع کا انتخاب کیا ہے،
حالانکہ میرے موضوع میں دونوں چیزیں ہیں۔ ہم حکم بھی دیتے ہیں اور منع بھی
کرتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا

ں، تو میرے جانے سے پہلے حالات کچھ اور

ہماراصرف مدارس

کا تعلق نہیں ہے، ساتھ خانقاہ کا بھی تعلق ہے۔ صرف مدرسوں کا تعلق ہو تو مزاج اور ہوتا ہے اور پشت پر خانقاہ ہو تو مزاج اور ہوتا ہے۔ صرف علم کافی نہیں ہے، خانقاہوں کے ساتھ علوم کی اشاعت ہو اس میں برکتیں بہت ہوتی ہیں اور آدمی کے مزاج کے اندر اعتدال بھی رہتا ہے۔

یہ جو باب فی النھی عن البدع ومحدثات الامور

ہیں۔ ان میں سے جس جس

آیت پر گفتگو کریں، وہ لاجواب ہے۔ میں ان میں ایک آیت پر بات کرتا ہوں صرف سمجھانے کے لیے، اور اپنے کام کی اہمیت بتانے کے لیے۔ آیات تو انہوں نے 6 نقل کی ہیں۔ ان میں ایک آیت ہے:

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ

النساء:59

ہمارا اختلاف قرآن کریم کے الفاظ سے بھی نہیں ہے اور معانی سے بھی نہیں

قرآن نہیں مانتے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم قرآن تو مانتے ہیں لیکن قرآن کا جو آپ نے مطلب بیان کیا، اس مطلب کو نہیں مانتے۔ قرآن کا نہ ماننا الگ اور قرآن کے بیان کردہ مطلب کا نہ ماننا الگ ہے۔ ہمارے ہاں سلفیت کا مسئلہ ہے، وہ ہمیں یہ بات کہتے ہیں تم اللہ کے نبی ﷺ کی بات نہیں مانتے۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ ہم اللہ کے نبی ﷺ کی بات تو مانتے ہیں لیکن اللہ کے نبی کی بات کا جو مطلب یہ بیان کرتے ہیں، ہم اس مطلب کو نہیں مانتے۔

یہ عنوان تو بڑا دلچسپ ہے، بڑا پیارا ہے، بڑا علمی عنوان ہے۔ یہ بات سمجھ آئے، تو فتنے سمجھ آتے ہیں۔ یہ بات اچھی طرح سمجھیں۔ مثلاً جو شوافع ہیں یا جو حنابلہ، مالکیہ، ہمارے مد مقابل ہیں، ان میں سے کوئی بندہ بھی ہمیں یہ نہیں کہتا کہ تم احادیث کو نہیں مانتے، وہ کہتے ہیں کہ حدیث کا جو ہمارے امام نے معنی بیان کیا، آپ وہ نہیں مانتے۔ بات سمجھ آرہی ہے؟ وہی حدیث جب غیر مقلد بیان کرتا ہے، تو ہمیں کہتا ہے تم حدیث نہیں مانتے۔ دراصل وہ کہتے ہیں اس حدیث کا جو ہمارے امام نے معنی بیان کیا ہے، آپ وہ نہیں مانتے اور یہ کہتے ہیں کہ تم حدیث نہیں مانتے۔ فرق سمجھ آگیا؟ حدیث تو ہم مانتے ہیں، حدیث کا بیان کیا ہوا مطلب نہیں مانتے۔ میں اس پر مثالیں دیتا

آیت کے بیان کردہ مطلب کا انکار۔

دونوں میں فرق ہے۔ یہ جو قرآن کریم کی آیت میں نے تلاوت کی ہے، اس سے پہلے یہ الفاظ ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

اولی الامر

فقہاء کی بات مانو

بات سمجھنا اللہ کی بات کانام قرآن ہے، پیغمبر کی بات کا نام حدیث فقہاء کی بات کا نام فقہ ہے۔ تو فقہ کو ماننے کا حکم قرآن میں ہے۔ جو شخص فقہ کو نہیں مانتا، منکر قرآن ہے۔ اور منکر قرآن بھلا مومن ہو سکتا ہے؟ [سامعین:

حدیث کو مانتے ہیں،

رفع یدین کا انکار کرتے ہیں، حدیث کا انکار نہیں کرتے بلکہ ہم کہتے ہیں یہ احادیث پہلے

فرق ہے۔ تو جس طرح حدیث کی بات ماننا قرآن کریم میں ہے، فقہ

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى

اللَّهِ وَالرَّسُولِ بجائے اپنے اختلافات

کا فیصلہ اپنے امام سے کراتے ہو، تو تم قرآن نہیں مانتے۔ اب اس کا مطلب اچھی طرح سمجھیں۔ ہم کہتے ہیں اس آیت میں خطاب دو ہیں:

ایک عوام کو ہے

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ

مثلاً چیونٹی ہے، وہ کھانے میں گر گئی ہے۔ اب یہ کھانا پاک ہے یا ناپاک؟ چیونٹی گری اور مر گئی، دودھ میں گر گئی، گھی میں گر گئی، مٹھائی میں گر گئی اور مر گئی۔ اب یہ پاک ہے یا ناپاک ہے؟

نہ قرآن میں مسئلہ ہے نہ حدیث میں اب اس کو کہاں سے تلاش کریں فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ

إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ

جیسے کھانا پہلے تھا مکھی کے

کہ اگر تم کھانا استعمال کرنا چاہو، تو کرو۔ یہ کھانا ناپاک نہیں ہے۔ یہ کھانا حرام نہیں ہے کیونکہ علت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمائی، یہ مجتہدین کی رائے پہ چھوڑدی ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے علت تلاش کی ہے۔

امام صاحب فرماتے ہیں علت یہ ہے کہ مکھی اتنا چھوٹا جانور ہے جس کی رگوں میں گردش کرنے والا خون نہیں ہوتا۔ علت سمجھیں! یہ علت آپ تلاش کریں گے، کتابوں میں یوں لکھی ہوئی نہیں ملے گی، جیسے میں بتارہاہوں آپ کو۔ مکھی اتنا چھوٹا جانور ہے کہ ان میں گردش کرنے والا خون موجود نہیں ہے، لہذا یہ ہر اُس جانور کا حکم ہے جو چھوٹا ہو اور اس کی رگوں میں گردش کرنے والا خون موجود نہ ہو۔ اب ہم نے چیونٹی کو دیکھا، تو چیونٹی بھی ایسی ہے اس کی رگوں میں گردش کرنے والا خون نہیں ہے۔ جو حکم مکھی کا تھا ہم نے چیونٹی کو دے دیا۔

اب پہلے ایسی نص تلاش کرنا، جس میں اِس جیسے جانور کا حکم ہو، پھر ان دونوں میں قدرِ مشترک علت کو تلاش کرنا، اسے "رد" کہتے ہیں۔ یہ رد عوام کا کام نہیں ہے، خواص کا ہے۔ اس سے پتا چلا۔ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ

میں اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ دو دکانداروں کا جھگڑا ہوا کسی مسئلے پر، دونوں کس کے پاس جائیں گے؟ مفتی کے پاس۔ دو مفتیوں کا جھگڑا ہوا، یہ کس کے پاس جائیں گے؟ یہ اب قرآن وحدیث دیکھیں گے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ

پھر جھگڑا ہو گا۔

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ

فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ

إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

ہے کہ کل میں خدا کو جواب دوں گا، تو جو کام اس کا ہے وہ کرے گا، جو نہیں وہ نہیں کرے گا۔ تو عوام عوام والا کام کریں، خواص خواص والا کام کریں۔

إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

عوام عوام والا کام کریں اور خواص خواص والا کام کریں۔ میں خواص سے گزارش کرتا ہوں آپ اپنے منصب پر رہیں، نیچے مت آئیں۔ اور عوام سے کہتا ہوں، اوپر مت آئیں، اپنی جگہ پر رہیں۔ ہمارے ہاں دونوں طبقے گڑبڑ کرتے ہیں،

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ
فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

کیا ہے۔ ہمارے ہاں کبھی ساتھی کہتے ہیں کہ ہمارے امام صاحب عقیدے پر بات نہیں کرتے۔ یہ ہمارے لوگ کہتے ہیں، مجھے آپ کا نہیں پتا، ہمارے ہاں کہ امام مسجد عقیدے پر بات نہیں کرتے، میں نے کہا کہ ہمیں دکھ یہ نہیں ہے کہ عقیدے پر بات نہیں کرتے، ہمیں دکھ یہ ہے کہ ہمارے امام صاحب کو عقیدہ آتا ہی نہیں ہے۔ عقیدہ آئے گا تو بیان کرے گا۔ آئے گا ہی نہیں تو بیان کیسے کرے گا۔

ادھر مدرسے میں جب آئیں بیان کرنے کے لیے تو بعض طالب علم ہوتے

آتی ہی نہیں۔ جس کو آتی ہو وہ

سپیکر کے قریب آتا ہے اور جس کو نہ آتی ہو، پہلے ہی دور بھاگتا ہے کہ استاد مجھے نعت کے لیے نہ کہیں! ایسے ہی جس عالم کو عقیدہ آئے گا، اس نے عقیدہ چھیڑنا ہے اور جس

دعا کریں اللہ ہمیں اپنا عقیدہ، مسلک اور اپنا مذہب سمجھنے کی توفیق فرمائے۔ اصل مسئلہ تو سمجھنا ہے۔ سمجھانا اگلا مسئلہ ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے

یہ ایک بات ہزار باتوں سے افضل ہے،

اگر آپ حضرات کو سمجھ آجائے۔ میں دس پندرہ منٹ میں کئی اصول دیتا ہوں، جو سمجھ جاتا ہے اس کو مزا دیتے ہیں۔ عام بندے کو ہمارے بیان میں پورا مزا نہیں آتا۔ یہ تو کہتا ہے کہ زبردست بیان ہے۔ زبردست کے اندر کیا ہے اس کا پتا نہیں چلتا۔ مطلب یہ ہے کہ جو بندہ باذوق ہوتا ہے، وہ سمجھتا ہے۔

اللہ ہم سب کو باذوق بنائے اور علمی باتوں کو سمجھنے اور صحیح معنوں میں ان سے لطف اندوز ہونے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین

وما علینا الا البلاغ

پیغمبرِ صلی اللہ علیہ وسلم

الحمدلله، الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل
عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا
مضل له ومن يضلل فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا الله واشهد ان سیدنا
ومولٰنا محمدا عبده ورسوله اما بعد

فاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِینَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُم

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم
فضلت علی الأنبیاء بست أعطیت جوامع الکلم ونصرت بالعرب وأحلت لی
الغنائم وجعلت لی الأرض مسجدا وطهورا وأرسلت إلی الخلق کافة وختم
بی النبیون

جامع الترمذی رقم الحدیث:1553 باب ما جاء فی الغنیمة

اللهم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی
اٰل ابراهیم انك حمید مجید اللهم بارك علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت
علی ابراهیم وعلی اٰل ابراهیم انك حمید مجید

نام محمد

ِ

نصیب کیسا بھی ہو واسطہ احمد کا دے کر

نہ ے

دل ہیں مدینے کی بات کرتے

ہے جو قائل نہیں حیات النبی

جینے کی بات

! مولانا حافظ محمد علی کے

کہنے کے مطابق ہمارے ہاں رنگون میں اردو زبان میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر اس سطح کا پہلا اجتماع ہے۔ بقول ان کے ہماری زندگی میں اس سے قبل اردو زبان میں ایسا

کے روڈ اس کے متحمل نہیں ہیں کہ وہ کو برداشت کریں کی رفتار

پیش کرتا ہے اور وکیل وجہ پیش کرتا ہے خطیب مسلک کو پیش

سائیں تو دلائل کا انکار کرتے ہیں اور بعض دلائل برسائیں تو فضائل کا انکار

بعض اتنے نرم

ہوتے ہیں کہ غیروں کے لیے بھی نرم ہوتے ہیں اور بعض اتنے گرم ہوتے ہیں کہ

اپنوں کے لیے بھی گرم ہوتے ہیں۔ ہم نرم بھی ہیں اور گرم بھی ہیں۔ نرم اپنوں کے

❖ پیغمبر کی ذات

❖ پیغمبر کی بات

پیغمبر کی جماعت

پہلے نبی کی ذات کو مانتے ہیں، پھر نبی کی بات کو مانتے ہیں پھر نبی کی جماعت کو

۔ محمد

رسول اللہ ۔والذین معہ یہ پیغمبر کی جماعت ہے

عطا فرمائے۔

طرح قرآن مجید کو پھیلایا ہے اس کی مثال دور حاضر میں نہیں ملتی اور جیسے قرآن پہ عمل کر کے دکھایا ہے اس کی مثال بھی دور حاضر میں نہیں ملتی۔ اللہ رب العزت ان کو قبولیت عطا فرمائے۔ ہمارے اکابر علماء دیوبند ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ ہم ان اکابر پر

اولئك اٰبائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

اولئك آبائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

لیس الفتی من یقول کا ن ابی
ان الفتی من یقول ها انا ذا

جتنی عقل ہو اتنی بات کہتے ہیں۔عربی مقولہ ہے کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ توجب عقل ہو گی تو بات کریں گے

توجہ رکھنا! پہلے پیغمبر کی ذات پھر پیغمبر کی بات اور ﷺ کی جماعت۔

ہمارے کالج اور یونیورسٹی کے وہ لوگ

جن کے پاس دین کا درد ہے لیکن دین کا علم نہیں ہے، انہوں نے علماء حق پر اعتراض کیا کہ کسی کی ذات پر اٹیک کرنا درست نہیں ہے۔ آپ مرزا قادیانی کے مسئلے پر اعتراض کریں، مرزا قادیانی کی ذات پر بات نہ کریں، کسی کی ذات پر کیچڑ اچھالنا یہ شریف لوگوں کا کام نہیں ہے، آپ اس کی ذات پر کیچڑ کیوں اچھالتے ہیں؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ تعالی جو جالندھر انڈیا کے رہنے والے تھے، بعد میں پاکستان گئے مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ تعالی نے بڑا عجیب جواب دیا۔ فرمانے لگے مرزے قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا ہے، مولوی ہونے کا دعوی نہیں کیا۔ اگر مولوی ہونے کا دعوی کرتا تو ہم اس کی ذات پر بحث نہ کرتے، ہم اس کی بات پر بحث کرتے۔ مولوی کی ذات کا ماننا ضروری نہیں۔

دیکھتے ہیں مولوی کی ذات زیر بحث نہیں آتی مولوی کی بات زیر بحث آتی

لبثت فیکم عمرا

۔ عمرا

هل وجدتمونی صادقا ام کاذبا؟

هل وجدتمونی صادقا ام

کاذبا؟

ما وجدنا فیك الا صدقا

قولوا لااله الا الله تفلحون

لبثت فیکم عمرا قولوا لا اله الا الله

تفلحون

- پہلے پیغمبر کی ذات
- پھر پیغمبر کی بات
- اس کے بعد پیغمبر کی جماعت

قرآن کریم میں دیکھیں! قرآن کریم میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ

یا قَالَ یَا بُنَیَّ إِنِّي

أَرَی فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَی

یَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي

إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا

،میں بار بار یہ طلباء سے کہتا ہوں کہ میں

جس آیت کا ترجمہ کروں اس ترجمہ پر غور کیا کریں۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا

وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ

بِذِبْحٍ عَظِيمٍ

منها خلقنا کم وفیها نعید کم ومنها نخرجکم

تارۃ اخری

ما بين بيتي إلى منبري روضة من رياض الجنة ومنبري على حوضي

میرے پیغمبر کا وجود اطہر جس مٹی میں دفن ہے وہ مٹی جنت والی

ولقد کرمنا بنی آدم، لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

طوبى لك يا طير

انت تأكل شجرة - وتظل بها

- وتسير الى غير حساب

ی

لائن دی ہے۔ اس لیے کہ وکیل نئے دلائل لاتا ہے ہر نئی عدالت میں نئی

خدمت النبی صلی اللہ علیہ و سلم عشر سنین۔

نبوت کی دس سال خدمت کی ہے واللہ ما شممت طیبۃ من عرق محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ سے روایت ہے:

عن لیلی مولاۃ عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ إنك تدخل الخلاء فاذا خرجت دخلت اثرك فما أری شیئا إلا أنی اجد رائحۃ المسك قال إنا معشر الانبیاء تنبت اجسادنا علی ارواح اهل الجنۃ فما خرج منها من شیء ابتلعته الأرض

ش

اس میں بھی خوشبو ہے۔ کیونکہ وجود جنت والا ہے، جنت کے وجود میں بو نہیں ہوتی، خوشبو ہوتی ہے۔ جب کوئی نبوت کا دعوی کرے گا، ہم اس کے پسینے کو چیک کریں گے، ہم اس کے وجود کو چیک کریں گے تا کہ پتا چلے کہ یہ وجود

:

دنیا کے ماحول کی وجہ سے ہے۔ اصل وجود جنت والا، خاصیات جنت والی ہیں۔ دنیا کے ماحول میں رہتے ہیں، اثرات دنیا کے ہیں۔ میرے پیغمبر کا وجود جنت والا، پسینہ آیا دنیا کے ماحول کی وجہ سے، لیکن اندر وجود جنتی ہے اس لیے پسینہ میں خوشبو آئی، بدبو نہیں آئی۔ میرے پیغمبر کا وجود جنت والا۔ جنت میں لطافتیں ہیں، کثافتیں نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں نبی میرے پیٹ میں تھے اور میں امید اور حمل کے ساتھ تھی، لیکن مجھے پتا ہی نہیں چلا کہ میں حمل میں ہوں۔

کیوں؟ حمل کی وجہ سے جو عورت کو بوجھ اور ثقل محسوس ہوتا ہے،

صدیق کے کندھوں پر بیٹھے ہیں۔ تم ذرا اس غار ثور کو جا کر دیکھو، چڑھنا کتنا مشکل ہے لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، پیغمبر ﷺ کے وجود کو لے کر چڑھے ہیں، جب صدیق نے اٹھایا تو قربانی کی نیت سے اٹھایا، لیکن صلہ خدا نے دیا، نبی کے وجود میں لطافت جنت کے آثار پیدا کر دیے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چڑھے ہیں اور

میں ایک نکتہ دینے لگا

سورہ بقرہ پڑھے گا یا سورۃ الکوثر

ں سفر لمبا ہے وقت بہت تھوڑا

تو تھوڑے وقت میں لمبا سفر طے کرنا ہو تو مختصر سے مختصر نماز پڑھتے ہیں، میرے پیغمبر نے پانچ سٹاپ کیے ہر جگہ پر دو رکعت پڑھی ہیں، اگر ان میں ایک رکعت کا جواز ہوتا، تو ایک رکعت بھی پڑھتے۔ کسی بھی جگہ ایک رکعت نہ پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ نماز میں رکعت کم از کم دو ہیں، کم از کم دو رکعت۔ ایک رکعت وتر کو چھوڑ دو۔ دو سے کم کی نماز ہی نہیں ہے۔ غیر مقلد کو سامنے رکھنا، امام شافعیؒ کو سامنے نہ رکھنا۔ یہ جب کورس ہوں گے، میں تب بتاؤں گا ان میں فرق کیا ہے، ساری باتیں بندہ

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر گئے ہیں، جبریل امین ساتھ
صلی اللہ علیہ وسلم

جبریل امین سے بھی آگے نکلے ہیں، جبریل امین نورانی وجود رکھتے ہیں لیکن آج کی رات جو لطافت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے، وہ جبریل امین کو بھی نہیں ملی، جبریل امین رکے ہیں، حضور ﷺ آگے جا رہے ہیں۔ میں نے کہا جنت کا وجود لطیف ہوتا ہے، لطافت جنت کے وجود میں ہے، میرے پیغمبر ﷺ کو دیکھ لو! لطافت وجود میں ہے، اگر کوئی دعوائے نبوت کرے، ذرا اس کے وجود کو بھی چیک کیجئے، اس میں لطافت موجود ہے یا نہیں۔

بیماری نہ آتی، لیکن بیماری آتی ہے لیکن وہ بیماری جو متعدی نہیں ہے، وہ بیماری جس کی وجہ سے بندہ عیب محسوس نہیں کرتا، ایسی بیماریاں میرے پیغمبر پر آتی ہیں جو عیب نہیں بنا کرتیں، پیغمبر ﷺ کے وجود کو خدا نے سراپا شفا بنا دیا ہے۔

آپ کسی دفتر میں جائیں وہاں لکھا ہو گا یہاں تھوکنا منع ہے پوچھا جی کیوں لکھا ہے؟ کہتا ہے کہ تھوک میں جراثیم ہوتے ہیں، اس سے بیماریاں پھیلتی ہیں، یہاں تھوکنا منع ہے، آپ کسی جگہ پر جائیں تو صفائی کرنے والوں نے یہ لکھا ہوتا ہے اور اپنے منہ پر کپڑا رکھا ہوتا ہے، کیوں؟ تاکہ ادھر کا سانس ادھر نہ جائے، ادھر کی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب

مبارک نکالا اور حضرت علی کی آنکھ میں لگایا، علی کو شفا ملی ہے۔ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب میں شفا ہے، امتی کے تھوک میں بیماری اور وبا ہے اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لعابِ مبارک میں شفا ہے۔

جو کہتے ہو کہ صدیق اکبر

کی ایڑی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب لگایا، ہم نہیں مانتے۔ میں نے کہا کیوں نہیں مانتے؟ کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اتنا بڑا ہے، ان کے مقابلے میں صدیق کا مقام کتنا چھوٹا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب صدیق کی ایڑی پر؟ یہ تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب کی توہین ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب کی بے ادبی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب کی بے ادبی تو نہ کریں! لعاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، ایڑی صدیق کی ہے، یہ تم نے توہین کی ہے۔ بات سمجھ میں آرہی ہے ناں؟

میں نے کہا تم نے ایک جہت کو دیکھا ہے، دیوبند والے دونوں جہتوں کو

ہیں اور صدیق سسر ہیں، سسر باپ ہوتا ہے، داماد بیٹا ہوتا ہے۔ اگر رشتہ ایمان کا دیکھیں تو یہ آقا، وہ غلام دِکھتے ہیں، اور اگر رشتہ خون اور نکاح کا دیکھیں تو یہ داماد وہ سسر بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مقامِ نبوت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

مالک یوم الدین

بمقام: مدرسہ عمر بن خطاب

الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ و نستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیّئات اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد انّ سیدنا ومولٰنا محمداً عبدہ ورسولہ اما بعد

فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین الرّحمٰن الرحیم ملک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

اللھم صلّ علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمّد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید

نے کل کیا باتیں عرض کی تھیں اس لیے میں بطور خلاصہ کے بات

عرض کرتا ہوں کہ پورے قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے چھ مضامین بیان

فرمائے ہیں:

1: توحید

2: رسالت

3: قیامت

4: احکام

5: ماننے والے

6: نہ ماننے والے

قرآن کریم میں تفصیل سے اللہ پاک نے یہ چھ چیزیں بیان فرمائی ہیں اور

ان چھ کا خلاصہ بڑے اختصار اور اجمال کے ساتھ سورۃ فاتحہ میں بیان فرمایا ہے۔ الحمد

للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم میں توحید کو بیان فرمایا ملک یوم الدین

قیامت کو بیان فرمایا ایاك نعبد وایاك نستعین میں احکام کو بیان فرمایا اھدنا

الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیھم میں رسالت اور ماننے والوں

کو بیان فرمایا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین میں نہ ماننے والوں کو بیان فرمایا

گزشتہ کل میں نے سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت الحمد للہ رب العالمین

آیت پر بات کرتے ہیں۔ چونکہ

ایک آیت پر لگے رہیں تو سارا وقت اس پہ لگ جائے گا۔ میں تو الحمد للہ اگر 10 دن بھی

مالك يوم الدين اللہ رب العزت مالک ہیں قیامت کے دن کے۔ ایک دنیا ہے اور ایک آخرت ہے۔ دنیا دار العمل ہے اور آخرت دار الجزا ہے۔ دنیا دار العمل اور آخرت دار الجزاء۔ انسان دنیا میں عمل کرتا ہے اپنی حیثیت سے، اللہ آخرت میں جزا دیں گے اپنی شان کے مطابق۔ لفظوں پر آپ نے توجہ فرمائی ہے۔ دنیا دار العمل

، اللہ آخرت میں جزا دیں گے

اپنی شان کے مطابق، انسان کی حیثیت چونکہ محدود ہے اس لیے اس کا عمل بھی محدود ہے۔ اللہ کی شان چونکہ غیر محدود ہے اس لیے اللہ کی طرف سے عطا کی جانے والی جزا بھی غیر محدود ہوگی، انسان خود بھی نظر آتا ہے اور انسان کا عمل بھی نظر آتا ہے، انسان نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے، حج کرتا ہے، عمل نظر آرہا ہوتا ہے، انسان خود بھی نظر آتا ہے، اس کا عمل بھی نظر آتا ہے۔

اللہ رب العزت خود بھی نظر نہیں آتا، اور جو جزا دیں گے وہ بھی نظر نہیں آتی۔ اللہ کو بھی مانیں بغیر دیکھے اور اللہ کی جزا کو بھی مانیں بغیر دیکھے۔ اس لیے جنت کے اوصاف میں سے ایک صفت ہے کہ جنت وہ ہے کہ جس کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہے، کسی کان نے سنا نہیں ہے، اور بندہ اس کو سمجھنا چاہے تو سمجھ نہیں سکتا۔ ولا خطر علی قلب بشر کا ترجمہ ہے کہ بندہ اس کو سمجھنا چاہے تو سمجھ نہیں سکتا۔ اسی طرح اللہ

سوال نہ آئے تو اس کا معنی ہے کہ اس میں دماغ نہیں ہے، اگر آدمی کے اندر دماغ ہو تو اس کے دماغ میں سوال آجاتا ہے۔ ایک سوال آنا چاہیے اگر اب سوال نہ آئے تو کل کو کوئی اور کرے گا، پھر آپ بہت پریشان ہوں گے۔ سوال کیا ہے؟ کہ آپ کہتے ہیں کہ نہ اللہ تعالی کو دیکھا ہے، نہ اللہ تعالی کی جنت کو دیکھا ہے، تو آدم علیہ السلام نے تو اللہ کی جنت کو دیکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے بھی جنت کو دیکھا ہے تو اس کا کیا معنی کہ نہ جنت دیکھی، نہ جنت کے خدا کو دیکھا ہے۔

بات سمجھیں! میں یہ بات کہہ رہا ہوں عام انسان کے حوالے سے، ورنہ ہمارا نظریہ یہ ہے اہل السنت والجماعت کا، کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی بات کو سنا ہے، اللہ کی ذات کو دیکھا ہے۔ ہم نے اللہ تعالی کی ذات کو دیکھا بھی نہیں ہے اور اللہ تعالی کی بات کو سنا بھی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی بات کو

دیکھا۔ ان کے پاس قرآن کریم کی آیت ہے، جو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ اب اس دلیل کو سمجھو، وگرنہ وہ پیش کریں گے اور آپ کے پاس جواب نہیں ہو گا تو پھر آپ پریشان ہوں گے۔ ان کی دلیل قرآن کریم کی آیت ہے:

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِير

کہتے ہیں، قرآن کریم نے اصول بیان کیا ہے کہ کوئی آنکھ بھی اللہ کو نہیں دیکھ سکتی، اللہ ساری آنکھوں کو دیکھتے ہیں، اللہ لطیف بھی ہیں اور خبیر بھی ہیں۔ ہم نے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أنہ سئل ھل رأی محمد ربہ قال نعم

کو نہیں دیکھ سکتی، تو جب حدیث قرآن کے خلاف ہو گی، ہم حدیث نہیں لیں گے، وہ حدیث لیں گے جو قرآن کے مطابق ہو گی، وہ نہیں لیں گے جو قرآن کے خلاف ہو گی، لہذا جو تم نے حدیث پیش کی ہے یہ قرآن کے خلاف ہے، ہم حدیث کو نہیں لیتے،

آئے گا، جب سوال ہی سمجھ نہیں آئے گا تو جواب کیسے سمجھ آئے گا۔ اب جواب سمجھیں! میں نے غیر مقلد اعتراض کرنے والے اور سوال کرنے والے سے کہا، ہماری دعا ہے اللہ آپ کو ہدایت عطا فرمائے، ہم بد دعا نہیں کرتے، ہم دعا کرتے ہیں، اللہ آپ کو ہدایت عطا فرمائے اور ہدایت کے بعد اللہ آپ کو جنت میں لے جائے، جب آپ جنت میں جائیں گے تو اللہ تعالی کا دیدار کریں گے، اس نے کہا جنت میں جائیں گے تو اللہ تعالی کا دیدار کریں گے۔ میں نے پوچھا کہاں لکھا ہے؟ کہتا ہے حدیث میں ہے کہ جنت والے اللہ کا دیدار کریں گے۔

میں نے کہا یہ حدیث تو قرآن کے خلاف ہے، جب قرآن میں ہے کہ کوئی آنکھ اللہ کو نہیں دیکھ سکتی تو آپ کیسے دیکھیں گے؟ سوال سمجھ گئے؟ تو وہ غیر مقلد کہنے لگا کہ نہیں جنت میں جا کے اللہ کو دیکھیں گے تو میں نے کہا جو حدیث قرآن کے خلاف ہے اس کا کیا جواب دو گے؟ کہتا ہے آیت کا مطلب یہ ہے کہ تم زمین پر رہتے ہوئے اللہ کو نہیں دیکھ سکتے اور میں زمین پر نہیں جنت میں دیکھوں گا۔ میں نے کہا ہم بھی یہ نہیں کہتے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر رہتے ہوئے دیکھا ہے، ہم بھی کہتے ہیں کہ عرش پر جا کر دیکھا ہے۔ تم جنت میں جا کے دیکھو قرآن کے خلاف

من مات فقد قامت قیامته

حشر تک، نہ آدمی جنت میں جاتا ہے، نہ جہنم میں جاتا ہے، آدمی اپنی قبر میں رہتا ہے، اگر یہ نیک ہے تو جنت کا دروازہ کھلتا ہے، اگر یہ برا ہے تو جہنم کا دروازہ کھلتا ہے۔

اگر یہ نیک ہے افْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ افْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ

فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ

وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ

فَيَأْتِيهِ مِنْ طِيبِهَا وَرَوْحِهَا

أَفْرِشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ

مِنَ النَّارِ وَافۡتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ فَيَأۡتِيهِ

مِنۡ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا اور جہنم کی گرم ہوا یہاں پہنچتی ہے۔ اس کو یوں کہتے ہیں کہ قبر میں عرض نار اور عرض جنت ہوتا ہے، یعنی بندہ جنت اور جہنم میں نہیں جاتا، اپنی قبر میں رہتا ہے۔ اگر یہ مؤمن ہے تو جنت کا دروازہ کھلتا ہے، اگر یہ کافر ہے تو جہنم کا دروازہ

من ہے تو اس پہ جنت پیش ہوتی ہے اور دکھایا جاتا ہے تم نے یہاں جانا ہے اگر یہ کافر ہے تو اس پر جہنم پیش ہوتی ہے اور اس کو دکھایا جاتا ہے، تم نے یہاں جانا ہے۔ تو موت سے لے کر حشر تک کا زمانہ، یہ دخول جنت کا نہیں ہے، عرض جنت کا ہے۔ آدمی جنت کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ میں نے یہاں جانا ہے اور وہاں خوشبوئیں اور ہوائیں جنت کی محسوس کرتا ہے اور اگر کافر ہو تو جہنم کو دیکھ کے ڈرتا ہے کہ میں نے یہاں جانا ہے اور اس کی اس جگہ پر جہنم پیش ہوتی ہے، جہنم کی آگ پیش ہوتی ہے۔

میں سوال اور جواب بھی اجمالی ہے اور اس کی جزا بھی اجمالی ہے، لمبا حساب نہیں ہے۔ من ربك،من نبيك، ما دينك، ربي الله، نبيي محمد صلى الله عليه وسلم، ديني الاسلام اور اگر جواب نہیں آتا لا ادری،لا ادری، کنت اقول ما یقول الناس

اور جب یہ قیامت کے دن اٹھے گا، وہاں اعمال بھی لمبے اور جزا بھی لمبی۔

ویوم تقوم الساعة ادخلوا اٰل فرعون
اشدّ العذاب۔ یآ ایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیة
فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

صغریٰ میں

صغریٰ کو نہ مانے تو
مالك یوم الدین

مالك یوم الدین

مالك یوم الدین   قاضی یوم الدین

فرمائیں گے۔ جج کی عدالت کا ضابطہ اور ہوتا ہے اور مالک کی عدالت کا ضابطہ اور ہوتا ہے۔ جج قانون کا پابند ہوتا ہے اور مالک قانون کا پابند نہیں ہوتا، اسی لیے اللہ جو قیامت کو فیصلے فرمائیں گے اس میں اللہ قانون کا پابند نہیں ہے، جی چاہے قانون دیکھے اور سزا دے اور جی چاہے، اپنے اختیارات دیکھے اور بندے کو معاف فرمائے۔

فیصلہ نہیں فرمائیں گے، بلکہ مالک بن کر فیصلہ

فرمائیں گے۔ جج قانون کا پابند ہوتا ہے، مالک قانون کا پابند نہیں ہوتا۔ اگر عدالت جج کی ہو اور اس میں کیس چلا جائے اور استغاثہ شہادتوں کے ساتھ جرم کو ثابت کر دے، تو جج کو معاف کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ جج معاف تب کر سکتا ہے، کچھ شہادت میں سقم اور کمزوری ہو پھر معاف کرتا ہے، کوئی دنیا میں ایسا جج نہیں جو یہ کہہ دے کہ جرم ثابت ہے لیکن میں معاف کرتا ہوں۔ جج ایسا کر ہی نہیں سکتا، جرم ثابت ہو تو جج قانون کے مطابق فیصلے کا پابند ہے، لیکن مالک قانون کا پابند نہیں ہے۔

مالک یوم الدین کی محسوس مبصر مثال

زم رکھا ہوا ہے، وہ چور

کو پکڑ لے اور عدالت میں لے جائے اور چوری عدالت میں ثابت کر دے تو جج معاف نہیں کر سکتا، اگر معاف کرے گا تو آپ کا ملازم شور مچائے گا کہ جج صاحب! آپ نے کیسے معاف کیا، میں نے تو ثابت کر دی ہے، لیکن اگر یہی ملازم آپ کا چور کو پکڑ کر اور مالک کی عدالت میں آپ کے پاس لے آئے، آپ کیس سنیں اور کہیں جی میں نے معاف کر دیا، اب اس پہ ملازم نہیں کہہ سکتا، جی آپ نے کیوں معاف کیا؟

، اللہ اس گواہی کے پابند نہیں ہیں، بعض بندے

گناہ کا اعتراف کریں گے، اللہ پھر بھی معاف کر دیں گے، اس لیے کہ اللہ قانون کے پابند نہیں ہیں۔ حدیث مبارک میں ہے اللہ ایک بندے کو بلا کر پوچھیں گے تم نے گناہ کیا؟ وہ ڈرتا ہوا اقرار کرے گا میں نے کیا اللہ فرمائیں گے یہ بھی کیا؟ وہ ڈرتا ہوا اقرار کرے گا جی میں نے کیا پھر پوچھیں گے یہ بھی کیا؟ وہ ڈرتا ہوا اقرار کرے گا میں نے کیا وہ کانپ جائے گا، پتا نہیں میرے ساتھ کیا ہو گا۔

اللہ تعالی فرمائیں گے میں نے یہ بھی معاف کیا، یہ بھی معاف کیا، یہ بھی معاف کیا اور حدیث مبارک میں آتا ہے کہ اس بندے کو اتنی جرأت ہو گی جب اللہ اس کے گناہ معاف کریں گے تو پھر کہے گا اللہ میں نے کچھ اور بھی کیے ہیں، میں نے کچھ اور بھی کیے ہیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اتنا مسکرائے حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھ مبارک نظر آنے لگی، ابھی ڈر رہا تھا اور ابھی

تب بھی دل چھوٹا نہ کریں، ہم نے جج کی

عدالت میں نہیں جانا، مالک کی عدالت میں جانا ہے، مالک اپنے قانون شاہی کو دیکھ کے

نہیں دی، سال کی تنخواہ دی ابھی دوماہ کی باقی تھی، تنخواہ اس لیے باقی تھی کہ آپ تنخواہ تین مہینے بعد اکھٹی دیتے تھے، دوماہ کام کیا، ابھی اس کی تنخواہ باقی تھی چونکہ تنخواہ تو تین مہینے کے بعد دینی تھی، آپ کی دوکان کا ضابطہ تین ماہ بعد، پھر تین مہینے، بعد پھر تین مہینے بعد کا ہے۔ اس نے کچھ گڑبڑ کی اور دوڑ گیا۔

آپ اس کی تلاش کر رہے تھے، دوکان میں گڑبڑ بھی کی ہے، نقصان بھی کیا ہے، چوری بھی کی ہے، کچھ مال لیا اور دوڑ گیا، آپ اس کی تلاش کرتے رہے، سال میں مشکل میں دوسرے شہر سے وہ پکڑا گیا، کسی آدمی نے نے نشان دہی کی آپ نے پولیس سے کہا، پولیس پکڑ کر آپ کے پاس اس کو لے آئی۔ اس بندہ نے چوری کی تھی اور پکڑا گیا اب جب وہ آیا تو گھبرا رہا تھا کہ میں نے چوری کی ہے، میں نے دوکان کو نقصان بھی دیا ہے، بہت بڑا نقصان کیا ہے، میرے ساتھ کیا بنے گا اور مجھے پولیس پکڑ کر لائی آپ نے غلطی کی ہے کوئی فرق نہیں پڑتا، ہم نے معاف کیا، چلو دکان پر کام شروع کرو، وہ سوچ رہا تھا کہ مجھے سزا دیں گے، مجھے ماریں گے، اور آپ نے سب کچھ معاف کر کے کہا، چلو بیٹا! اب دکان پہ کام کرو، ہم نے معاف کر دیا ہے، چھوڑو ان باتوں کو۔

وہ تھوڑی دیر بعد، پتا ہے کیا کہے گا، ایک اور بات کہہ دوں؟ آپ نے کہنا ہے، کیا؟ وہ جو دوماہ کی تنخواہ ہے، وہ دیں گے مجھے؟ [مجمع ہنستے ہوئے] پہلے وہ ڈر رہا تھا کہ میرے ساتھ پتا نہیں کیا ہوگا۔ جب آپ نے پچھلی کوتاہی معاف کر دی تو پھر وہ سمجھا، مالک جوش میں ہے، اس جوش کو دیکھ کر پھر بولتا ہے، سر میں ایک بات کہہ سکتا ہوں؟

مالك يوم الدين اللہ قیامت کے دن مالک بن کر فیصلے فرمائیں گے

پ کے ملک کا سسٹم، آپ جانتے ہیں، میں اپنے سسٹم کی بات کررہاہوں اور ہمارے پاکستان کا بھی یہی حال ہے، ہم بھی مسلمان ہیں، وکیل بھی مسلمان ہیں ملزم بھی مسلمان ہے، مدعی بھی مسلمان ہے، جج بھی مسلمان ہے، قانون کافر ہے۔[مجمع قہقہے لگاتا ہوا] آپ کے ہاں تو یہ معاملہ نہیں ہے نا؟

آپ کے ہاں تو جج مسلمان نہیں ہے، ہوسکتا ہے آپ کا مخالف مسلمان نہ ہو، وہاں مدعی بھی مسلمان، اور جو مخالف ہے ملزم، وہ بھی مسلمان، گواہ بھی مسلمان، جج بھی مسلمان، سب مسلمان ہیں، قانون کافر ہے، تو ہمارے اوپر ظلم تو آپ سے زیادہ ہورہاہے، آپ اندازہ کریں! کتنی عجیب پالیسی ہے؟ اللہ ہم سب کو سمجھ عطافرمائے۔ خیر میں بات کررہا تھا، اگر عدالت میں کیس آئے تو پھر وکیل پیش ہوتا ہے۔ خدانخواستہ، خدانخواستہ اگر کسی کے ہاتھوں قتل ہوجائے تو لوگ ایف آئی آر درج کراتے ہیں، تھانے والے ملزم کو گرفتار کرتے ہیں، ملزم گرفتار کرکے عدالت میں لاتے ہیں، عدالت جسے ماتحت لوئر عدالت کہتے ہیں، سیشن کورٹ ہے سپیشل کورٹ ہے، وہ سزائے موت کا فیصلہ کرتی ہے۔

وہاں کھڑا کرتے ہیں اور پیسے دیتے ہیں،

وہ وکیل جنگ لڑتا ہے، جنگ لڑتا ہے، پھر جنگ ہار جاتا ہے، تو پھر بھی گھر نہیں بیٹھتے۔ پھر اس کے خلاف سپریم کورٹ میں جاتے ہیں، اور سپریم کورٹ میں اس سے بڑا وکیل تیار کرتے ہیں۔ وہ وکیل کیس لڑتا ہے، لڑتا ہے، اور وہ بھی ہار جاتا ہے، اب سپریم کورٹ کہتی ہے کہ اس کو سزائے موت دے دو، سیشن کورٹ نے فیصلہ کیا، سپیشل کورٹ نے یا سیشن کورٹ نے، تو ہائی کورٹ اس کو بحال رکھتی ہے، اب اس کے خلاف سپریم کورٹ گئے، سپریم کورٹ نے بحال رکھا۔

اس کے بعد کہاں جاتے ہیں؟ پھر صدر کے پاس جاتے ہیں اور صدر مملکت کو درخواست دیتے ہیں کہ ہمارے بیٹے نے قتل کیا تھا، عدالت نے سزا سنادی ہے، تو اب آپ ہمارے اوپر رحم فرمائیں اور ہمارے بیٹے کو معاف کر دیں تو وہاں وکیل لے کر نہیں جاتے بلکہ وہاں سفارش لے کر جاتے ہیں، صدر کے پاس ایم این اے، ایم

جب تک جج کی عدالت تھی، وکیل اپنا کام کر رہا تھااور جب جج کی عدالت سے نکل کر کیس ملک کے بادشاہ کی عدالت میں چلا گیا، اب وکیل نہیں جاتا، اب سفارشی جاتے ہیں، اللہ قیامت کو مالک (بادشاہ) بن کر فیصلہ کریں گے، جج بن کر فیصلہ نہیں کریں گے، اس لیے پتا چلا قیامت کو خدا کی عدالت میں کوئی وکیل کام نہیں آئے

اب بات سمجھیں! آپ اپنے بچے سکول اور کالج بھیجیں، ہم منع نہیں

لیکن مدرسوں میں ضرور بھیجیں، ہم اس کی ترغیب دیتے ہیں، اس لیے کہ سکول اور کالج میں وکیل بنتے ہیں، مدارس میں سفارشی بنتے ہیں۔[مجمع سبحان اللہ سبحان اللہ کرتا ہوا]سکول اور کالج میں وکیل بنتے ہیں اور مدارس میں سفارشی بنتے ہیں، یہ جہاں ہم بیٹھے ہیں، مدرسہ عمر بن الخطاب ہے۔ میں تو مولانا سے کہتا ہوں اللہ آپ کو جگہ دے۔ کھلا اور بڑا سا دارالعلوم بنائیں، اللہ سے مانگیں، اللہ نے دینا ہے، یہ لوگ تو نہیں دے سکتے، یہ برداشت کرلیں تو بڑی بات ہے۔[مجمع ہنستا ہوا]

مولوی کو چندہ دینا تو بعد کا مسئلہ ہے، مولوی کو برداشت کرلیں، تو بڑی بات ہے۔ اللہ کا شکر ہے آپ حضرات مدارس سے تعاون کرتے ہیں اور کرنا بھی چاہیے۔ میں گزارش کررہا تھا، مدرسہ والوں سے آپ نے کہنا ہے کہ مولانا اپنے بچوں

کیس کے سلسلے میں جیل میں چلا گیا ہے، آپ نے بڑے بڑے وکیل، لاکھوں ڈالر فیس دے کر کھڑے کیے ہیں، کسی وجہ سے خدا نہ کرے اس بیٹے کا انتقال جیل میں ہو جائے، اور سپرٹنڈنٹ جیل سے آپ کے گھر فون کرکے کہتا ہے کہ آپ ذرا تھوڑی دیر کے لیے جیل آجائیں، آپ پریشان ہیں، رات بارہ بجے فون کیسے آگیا، وہاں گئے تو اس کی آنکھوں میں بھی آنسو ہیں۔

سپرٹنڈنٹ جیل بھی کہتا ہے، ہمیں بہت دکھ ہے کہ آپ کا جوان بیٹا تھا اور

چیمبر کا چکر نہیں لگائیں گے، اب مدرسے میں پہنچیں گے مولانا طلباء سے کہنا ہمارے بیٹے کے لیے دعا کریں، اللہ اس کو بخش دیں تو جہاں وکیل کی انتہاء ہوتی ہے، وہاں سے مولانا صاحب کی ابتداء ہوتی ہے۔ تو وہاں بچے بھیجیں، وکیل اور ڈاکٹر بنیں گے، یہاں

۔ دنیا میں ہر کسی پر کیس نہیں بنتا، قیامت میں ہر کسی پر کیس بنتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دنیا میں کسی کسی کو وکیل چاہیے اور قیامت کے دن ہر بندے کو سفارشی چاہیے، تو آپ اپنے سفارشی چاہتے ہیں؟ سفارشی تو بہت ہوتے ہیں، ان میں سے جو سب سے زیادہ آسان سفارشی ہے، وہ آپ کے اپنے گھر میں ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ شُفِّعَ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ

مولوی ہاتھ کھڑا کرتے ہیں، جو پہلے ہی لگے ہوئے ہیں [مسکراتے ہوئے

کہ ایک مولوی صاحب

آئے بیان کرنے کے لیے، مدرسے والوں نے بلایا اور مدرسہ والوں نے کہا جی! آپ کے لوگ بہت معتقد ہیں تو آپ ان سے اپیل کریں، ہمیں دو ایکڑ زمین چاہیے۔ آپ کی بات پر زمین دے دیں گے۔ تو مولانا صاحب نے بیان کیا، دو ایکڑ کی اپیل کی، بھائی مدرسے والوں کو زمین دو! ایک آدمی کھڑا ہوا، گاؤں کا چوہدری، وڈیرا۔ بڑا آدمی اس نے کہا جی میں دو ایکڑ دوں گا اس نے ہاتھ کھڑا کیا لکھوایا اور چلے گئے۔

اب صبح مدرسے والوں نے کہا یہ تو بڑا آدمی ہے، ہمیں تو نہیں دے گا، حضرت آپ ہی اس سے ذرا نام لکھوادیں، صبح اس کے گھر چلے گئے تو اس نے پوچھا،

وہ رات آپ نے دو ایکڑ زمین دی

تھی مدرسے والوں کو، ذرا وہ ان کو لکھوا دو۔ اس نے کہا او سادے لوگو! ہم نے سوچا کہ ایک گھنٹہ اس نے ہمیں خوش کیا ہے، ایک منٹ ہم بھی خوش کرتے ہیں [مجمع ہنستا ہوا]

ہم نے سوچا کہ ایک گھنٹہ مولوی صاحب نے خوش کیا ہے، ایک منٹ ہم بھی خوش کر دیں، تو کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ رنگون والے کہو، پاکستان سے مولوی صاحب آئے تھے، یہ ہمیں خوش کرتا رہا، ان شاء اللہ، ان شاء اللہ کہہ کر ہم بھی

جو حافظ بنے گا وہ کاروبار بھی کرے گا، وہ تجارت بھی کرے گا، اس سے دماغ تیز ہوتا ہے، کمزور نہیں ہوتا۔ اپنا دل چھوٹا نہ کریں، تاجر بھی اولاد کو بناؤ، زمیندار بھی اولاد کو بننا چاہیے۔ اور ملازم بھی اپنی اولاد کو بنا سکتے ہو، ساتھ یہ فیصلہ فرمائیں کہ ہم ایک بیٹا اپنے مدرسے کو دیں گے، انشاء اللہ۔ دو گے نا انشاء اللہ؟ میں نے اس لیے کہا، دوبارہ پھر آپ کے شہر میں آئیں، اللہ لے آئے، دوبارہ پھر آئیں تو ایسا نہ ہو کہ میں مولانا سے پوچھوں کہ بھائی کوئی آیا ہے؟ کہے کوئی بھی نہیں آیا، کسی اور سے پوچھوں، کہے جی کوئی بھی نہیں آیا، ہمیں کچھ نہیں کرنا، یہ ہر کسی کی ضرورت ہے، اپنے بچے

[مجمع کا جواب] آپ

رنگون میں رہتے ہیں اور آپ کا منسٹر کسی اور شہر میں ہے، یہاں سے اس منسٹر کے شہر کا پانچ سو کلو میٹر کا فاصلہ ہے اور آپ نے منسٹر سے کام کرانا ہے اور کسی آدمی کو ساتھ لے کر جاتے ہیں، جس کا منسٹر سے تعلق ہو، سفارش کرانے کے لیے۔ تو اس منسٹر کا وہ جو سفارشی آپ لے کر جا رہے ہیں، اس کی گاڑی میں پٹرول آپ ڈالیں گے یا سفارشی ڈالے گا؟ جی؟ نہیں بات سمجھ آئی؟

آپ کا منسٹر سے کام ہے۔ جو پانچ سو کلو میٹر دور رہتا ہے، ایک آپ کے شہر کا

ہے، اس کو رستے میں آپ نے جو قورمہ کھلایا ہے، کباب کھلائے ہیں، وہ کیوں کھلائے؟ تاکہ خوش ہو کر سفارش کرے۔

تو مدرسوں میں جو طلباء کو آپ کھلاتے ہیں، ان پر احسان نہیں کرتے، اس لیے کہ یہ آپ کی سفارش کریں گے، تو سفارشی کو کھلا کر سفارشی پر احسان نہیں ہوتا، یہ سفارشی کا احسان ہوتا ہے کہ آپ سے کھائے، اور آپ کی سفارش کرے، اس لیے جب علماء کی خدمت کریں، تو احسان نہ چڑھایا کریں، یہ آپ کے سفارشی ہیں اور سفارشی کی گاڑی میں پٹرول خود ڈالتے ہیں۔

تو آپ حضرات دو کاموں کا بہت اہتمام کریں:

نمبر1: اپنے بچوں کو حافظ بنائیں

نمبر2: حافظوں پر پیسے خرچ کریں

میں چندہ نہیں مانگ رہا۔ اللہ کی قسم! مسجد میں بیٹھ کر کہہ رہا ہوں، میں نہ چندہ لینے کے لیے آیا ہوں، نہ ہمیں آپ کے چندے کی ضرورت ہے۔ میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ اپنے بچوں کو حافظ بھی بناؤ، مدارس پر پیسے خرچ کرو، علماء پر خرچ کرو، مدارس پر خرچ کرو، آج خرچ کروگے آئندہ نسلوں کا ایمان بچ جائے گا۔ آج پیچھے ہٹ جاؤگے آئندہ نسلیں ایمان سے دور ہو جائیں گی، دنیا میں ایمان کو بچانے کا ذریعہ یہ

دو کاموں کا بہت اہتمام کریں: اپنی اولاد کو دین پڑھائیں

اور جو دین پڑھتے ہیں، ان پر اپنا پیسہ خرچ کریں، اللہ آپ کو بہت دے گا انشاء اللہ۔ اللہ اولاد بھی دے گا، اللہ مال بھی دے گا، اللہ کو دیں، اللہ بندے کو محروم نہیں کرتے، اللہ کریم ہے، اللہ کو ہماری ضرورت نہیں ہے۔

میں نے ترغیب اس لیے نہیں دی کہ مجھے کسی نے کہا ہے، میں اپنے دل کی بات کر رہا ہوں۔ ہم نے اپنی اولاد کو بھی مدرسہ میں پڑھایا ہے، بھائی تم مدرسے داخل ہو جاؤ، قرآن پڑھو، باقی رزق کا معاملہ تو اللہ کے ذمہ ہے، اللہ دیں گے مالك يوم الدين

دنیا کی عدالت اور اللہ کی عدالت میں ایک بہت بڑا

فرق ہے، دنیا کی عدالت میں جج اور قاضی ہو یا ہمارا بادشاہ، کوئی بھی ہو، دنیا کی عدالت میں کبھی کبھی ملزم کو معافی مل جاتی ہے۔ لیکن ملزم کا ریکارڈ ختم نہیں ہوتا۔ دنیا کا بادشاہ مجرم کو معاف کر دیتا ہے، ریکارڈ ختم نہیں کرتا۔ اگر ایک آدمی نے دس چوریاں کی ہیں، عدالت میں کیس جائے، جرم ثابت نہ ہو، عدالت معاف کر دے یا جرم ثابت ہو اور جیل کاٹ رہا ہو اور بادشاہ معاف کر دے بھائی ہمارا نیشنل ڈے ہے اس موقع پر

اللہ کی عدالت ایسی ہے کہ جب اللہ کسی کو معاف کرتے ہیں تو اس کی ریکارڈ کو ختم کر دیتے ہیں حدیث مبارک ہے:

إذا تاب العبدُ أنسى اللهُ الحفظةَ ذنوبَه وأنسى ذلك جوارحَه ومعالِمَه من الأرض حتى يلقى اللهَ وليس عليه شاهدٌ من اللهِ بذنبٍ

وما علینا الا البلاغ

I

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ و نستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیّئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد انّ سیدنا ومولٰنا محمداً عبدہ ورسولہ اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً
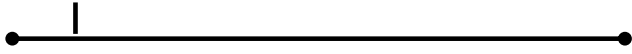
بچے نے کہا جب ہم ایک امام کے مقلد ہو جائیں گے تو

باقی مسائل پہ مناظرہ ختم ہو جائے گا۔ اور جب تک ایک امام کے مقلد نہیں ہوں گے تو

ہر روز نیا مناظرہ ہو گا۔ اس لیے بہتر ہے کہ ایک بات پہ مسئلہ صاف کریں تا کہ روزانہ

کے مناظرے ختم ہو جائیں۔

اگر کوئی آپ سے رفع الیدین پہ

بات کرتا ہے تو آپ اسے یہ کہیں کہ تو رفع الیدین کی حیثیت لکھ۔ فرض ہے، واجب ہے، سنت ہے، مستحب ہے؟ وہ نہیں لکھے گا۔ وہ کہے گا چھوڑیں۔

آپ پوچھیں کہ جن مقامات پر تم رفع یدین کرتے ہو، اگر کوئی وہاں نہیں کرتا تو اس کی نماز ہو گی یا نہیں ہو گی۔ اگر ایک مسئلے کا حکم نہیں، تو اس پر بحث کرنا فضول ہے۔ وہ کہے گا ہمارے ہاں فرض، واجب، سنت نہیں ہے۔ اسے کہیں ہم قرآن وحدیث سے دکھا دیتے ہیں۔ بہت سے مسائل کو حضور نے فرض فرمایا، بعض کو واجب فرمایا ہے، بعض کو مستحب اور بعض کو مکروہ فرمایا ہے۔ احادیث میں ایسی باتیں موجود ہیں، مثلاً:

الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

وتر کو واجب فرمایا۔

إن الله فَرَضَ صيامَ رمضانَ وسَنَنْتُ لكم قِيامَه

معاملہ اور ہوتا ہے اور علماء کے ساتھ معاملہ اور ہوتا ہے۔

ئی عیب و عار نہیں ہوتا۔

إن الله حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء

الأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ
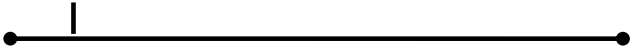
ہوا ہے لیکن یکجا نہیں ہے۔ امام صاحب کو خوشخبری دی ہے کہ ایک جگہ جمع

فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الْفِقْهَ وَرَتَّبَهُ أَبْوَابًا وَ كُتُبًا عَلَى نَحْوِ مَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ

شعبان میں جامعۃ   کراچی میں علماء کا اجتماع ہوتا ہے، اس

آپ کو فتویٰ پوچھنا پڑے تو دارالعلوم کراچی میں مفتی تقی عثمانی صاحب سے پوچھیں اور چھیڑ چھاڑ پوچھنی ہو تو ہم سے پوچھیں۔ یہ ہمارا فن ہے، ان کا نہیں ہے۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ مفتی تقی عثمانی صاحب شیخ الاسلام ہیں، اور ہمارے بہت بڑے آدمی ہیں، بہت بڑا ہونا اور بات ہے اور ایک فن میں ماہر ہونا اور بات ہوتی ہے۔ اب بتائیں کہ آپ کے شیخ الحدیث کو بخار ہو جائے، تو آپ کہاں لے کر جاتے ہیں؟ [ڈسپنسر کے پاس، سامعین] اس کا یہ مطلب نہیں کہ ڈسپنسر شیخ صاحب سے بڑا ہے۔ یہ فن اس کا ہے۔ اس میں کوئی شیخ صاحب کی توہین نہیں ہے۔ کہ بندہ کہے کہ شیخ صاحب کو انجکشن لگانا ہے۔ ڈسپنسر کی کیا حیثیت ہے شیخ صاحب کے سامنے۔ بلکہ شیخ

دخل نہیں ہوتا   میں نے ان سے گزارش کی کہ ایک چھوٹی سی مجلس رکھ

ایمان ہے اور تمہارا مذہب ہے کہ

تقلید شرک ہے لیکن نتیجہ سوچ لینا اگر تو نے تقلید کو ایمان کہہ دیا تو تیرا مذہب نہیں رہتا۔ تو نے غیر مقلدن سے مقلدن بن جانا ہے۔

اگر تو نے تقلید کو شرک کہہ دیا تو پھر ماموں کی تو نے منکوحہ نہیں رہنا، اس لیے کہ مشرک اور مومن کا نکاح نہیں ہوتا۔ اب بتاؤ تقلید ایمان ہے یا شرک؟ اب

وہ کرنے لگا ہوں جو آپ تلاش کریں گے تو

کتابوں میں نہیں ملے گا یعنی یکجا کہیں نہیں ملے گا، آپ کئی کتابیں اکھٹی کریں گے تقلید پر ہونے والے سوالات کے جوابات جمع کریں گے تقلید کے دلائل جمع کریں گے پھر یہ تعریف بنے گی ایسے آپ کو تعریف ملے گی نہیں، ہماری کتب میں تقلید کی تعریف ہے مگر مختصر سی ہے۔

تقلید کی جامع اور مانع تعریف ایسی کریں جس سے سارے اشکالات دفع ہو جائیں اور سارے سوالات کے دروازے بند ہو جائیں۔ تقلید کہتے ہیں مسائل اجتہادیہ میں غیر مجتہد کا ایسے مجتہد کے مفتیٰ بہ مسائل کو بلا مطالبہ دلیل مان لینا، جس کا مجتہد ہونا

شکوہ، جوابِ شکوہ

تو وہ لڑکا فیل ہو جائے گا اور اگر آپ نے

۔اب آپ جائیں ڈیرہ اسماعیل خان اور کہیں

لیے کہتا ہوں سمجھ آجائے تو بہت ساری الجھنیں ختم ہو جاتی ہیں

لغوی اور ایک اصطلاحی ہے کیا ہوتا ہے؟ تقلید قلادہ سے ہے

؟ قلادہ اور قلادہ

قلادہ

۔ قلادہ

۔ توہم نے قلادہ

نے قلادہ

استعارت من

اسماء قلادۃً

والاقلادہ

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ- الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مخبتون متواضعون لا یلتفتون یمینا ولا شمالاً ولا یرفعون ایدیھم فی الصلوۃ

خاشعون کا معنیٰ کیا ہے؟ لا یرفعون ایدیھم نماز میں رفع یدین نہ کرنا

أن تفسیر الصحابی الذی شھد الوحی و التنزیل عند الشیخین

وَإِنَّهَا

لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الخ

وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ

یہ تقلید قلادہ قلادہ

میں اگلی بات کہتا ہوں مقلد قَلَّدَ یُقَلِّدُ تَقْلِیْداً

تو مقلد

۔ مقلد

اگر قلادہ

اگر قلادہ

۔ قلادہ

؟ ہم نے تقلید
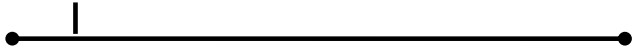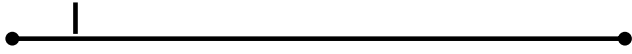
ایک نص میں ہے کہ رفع

الیدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ایک نص میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین نہیں فرمایا، چھوڑ دیا۔ اب دونوں نصوص ہیں، کرنے کی بھی ہیں اور نہ کرنے کی بھی ہیں۔ اب کس پر عمل کریں؟ ایک بندہ کہتا ہے صحیح پر عمل کرو، ضعیف چھوڑدو۔ پوچھو صحیح کونسی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ یہ ضعیف ہے؟ کسی حدیث پہ صحت یا ضعف کا حکم لگانا یہ امرِ اجتہادی ہے۔ قواعد فی علوم الحدیث میں علامہ عثمانی رحمہ اللہ نے بڑی وضاحت سے یہ بات کی ہے، آپ اس

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ

كان الطلاق على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر

وسنتين من خلافة عمر طلاق الثلاث واحدة

امام نووی رحمہ اللہ نے اسی حدیث کے حاشیے میں لکھا ہے کہ عربی میں دو لفظ ہیں ایک

وی رحمہ اللہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بہت خیر کا زمانہ تھا جب کوئی بندہ

بیوی سے کہتا انتِ طالق طالق طالق تو اس سے پوچھتے کہ دوسرا طالق طالق

لیکن اگر انت طالق ثلاثا کہے

انت طالق ثلاثاً

حالانکہ اس حدیث کا تعلق انت طالق طالق طالق

ہوتی تھی۔ اس طالق صریح لفظ ہے طلاق ہو جائے گی باقی اگلا طالق طالق

لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ

۔ بعض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا یہ تھی کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ الخ

فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ

۔ غسلِ وجوہ ۔ وجوہ
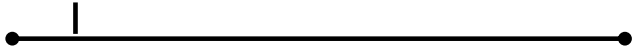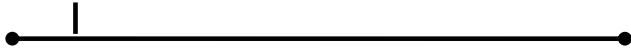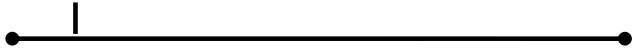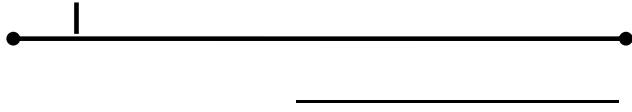
، لیکن مجتہد نہیں مانتے۔

کہا کہ غیر مقلد آپ کے سامنے ایسے مسائل

پیش کرے گا کہ جس پر ہمارے فقہاء کا فتویٰ نہیں ہے مثلاً

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ

حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ

:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

فَإِنْ ؟ ”فا“ عربی زبان میں تعقیب مع الوصل

”فا“

۔”فا“

فَلَا جُنَاحَ

تو پڑھ سکتے ہیں۔ میں فقہ حنفی کے مطابق کہتا ہوں کہ ظہر کے فرض چار ہیں مسافر ہو تو دو ہیں۔ چار پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتے ہو؟ مشورے سے پڑھ لو، تو پڑھ سکتے ہیں؟ [نہیں پڑھ سکتے، سامعین]

فرض دو ہی ہیں، سنتیں پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں۔ یہ صحیح ہے تو پھر دو رکعت فرض کے علاوہ سنت کی گنجائش کیسے نکالیں گے؟ اچھی طرح بات سمجھو! ہم گاڑی میں جارہے ہیں 5 منٹ 10 منٹ ہمارے پاس ہیں اب فرض کتنے پڑھنے ہیں؟ [دو، سامعین] میں کہتا ہوں حضرت آپ فرمائیں دو کی بجائے چار پڑھ لو، تو پانچ منٹ ہیں اگلے فرض کے ساتھ پڑھنا ہو تو پڑھ لیں؟ اجازت دے سکتے ہیں؟ (نہیں، سامعین) اچھا میں کہتا ہوں کہ فرض کتنے ہیں؟ دو، اگر پانچ منٹ میں ساتھ چار سنتیں بھی پڑھ لو تو؟ مجھے کہتے ہیں ہاں ہاں پڑھنا ہے تو پڑھ لو، تو چار سنتوں کی اجازت مانگو، اجازت دو، تو بات بنتی ہے۔ ہاں اگر دو فرضوں کے بعد مزید دو فرضوں کی اجازت مانگو

”فا“

”فا“

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا

مدت رضاعت تو ہے دو سال لیکن حرمت مصاهرة با لرضاعة

|

پھر کوئی پوچھے حرمت مصاھرۃ بالرضاعۃ اس

اتباع الانسان غیرہ بلادلیل

مصنف عبدالرزاق مصنف ابن

ابی شیبہ ہزاروں فتاویٰ ایسے ملیں گے کہ جس میں صحابی فتویٰ

اب دیکھو میں اکوڑہ خٹک جاتا ہوں اور مولانا سمیع الحق سے بغیر پوچھے ان کے مدرسے میں بیان کرتا ہوں، کوئی مہتمم ایسے بیان کرنے دیتا ہے؟ میں آپ کے برما میں آؤں اور ان سے پوچھوں بھی ناں اور درس و بیان شروع کردوں، آپ کہیں گے مولانا ہم نے کون سا منع کرنا تھا، ہم سے پوچھ لیتے۔

میری تو جمعیت سرپرستی کرتی ہے۔ میری تو کبھی مخالفت نہیں ہوتی، میں تو خانقاہی لوگوں کے پاس یہاں بھی پھر رہا ہوں، تو میں کیسے کہوں کہ بزرگ نہیں چاہتے ہیں۔ لیکن جب ہم شرارتیں کرتے ہیں تو پھر بزرگ منع کرتے ہیں۔ بزرگ
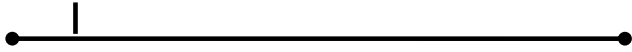
ہیں کہ پورا مسئلہ کھلا نہیں ہوتا۔

۔ کامل ابن عدی

انا مدینة العلم و علیؓ بابها

ہماری توجہ نہیں جاتی۔

ھدیة

الساری

قال البخاری دخلت إلی الشام ومصر والجزیرة مرتین وإلی البصرة

أربع مرات وأقمت بالحجاز ستة أعوام

اربعة مرات ستة أعوام

لا أحصی کم دخلت إلی الکوفة

فتح الباري شرح صحیح البخاري

بخاری احناف کے خلاف نہیں ہے۔

میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے یہاں یہ جو حیات آباد میں کچھ ایسے مریض بھی ہیں جو پولیو کے ہوں۔ کہتا ہے نہیں۔ میں نے کہا اگر حکومت بھیجے کہ انجکشن میں یہ قطرہ ہے اور پلاؤ تو آپ پلا دیتے ہیں۔ کہتا ہے جی ہاں۔ میں نے کہا جب مریض ہی نہیں تو کیوں پلایا، کہتا ہے وہ حفاظتی انجکشن ہے۔ میں نے کہا یہ بھی حفاظتی بیان ہے، یہ دو چار بیان کراؤ گے تو آٹھ والے پیدا نہیں ہوں گے، اور جب پیدا ہو جائیں گے پھر آپ نے کہنا ہے کہ مولانا صاحب کو بلاؤ۔ پھر میں نے کہنا ہے کہ وقت نہیں ہے، ٹائم نہیں ہے، پھر تم نے کہنا ہے نخرے کرتا ہے۔ میں آتا ہوں، آپ کہتے ہیں فتنہ نہیں ہے، جب آپ بلائیں گے تو میں نے کہنا ہے ٹائم نہیں ہے، پھر

وہ شرط یہ ہے کہ تم اپنے مسائل فقہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے سند کے ساتھ ثابت کرو ہم فقہ حنفی قبول کر کے مقلد ہو جائیں گے۔ یہ ہمارا چیلنج ہے۔ اب اس چیلنج کو کسی عالم نے قبول نہیں کرنا اس لیے کہ ایک ایک مسئلہ تو سند سے ثابت نہیں ہے، ھدایہ

قدوری ، کنز

الحمد والناس

چِٹ نہیں لکھتا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الحمد للہ وحدہ لا شریک لہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد، فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

عن معاذ الجهنی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْؤُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا

ثَوابِ قر

اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید،

رب العزت اس کو قیامت تک محفوظ رکھیں گے۔ کوئی آدمی قرآن کریم کے الفاظ میں تبدیلی کرنا چاہے، نہیں کر سکتا، مٹانا چاہے، مٹا نہیں سکتا، بدلنا چاہے تو بدل نہیں سکتا۔ اس کی حفاظت کا وعدہ اللہ رب العزت کے ذمہ ہے۔ یہ بات بھی سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ قرآن کریم محفوظ ہے اور قیامت تک اللہ

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ

یہ تو خود قرآن ہے۔ اگر حفاظتِ قرآن آپ نے دلیل سے ثابت کرنی ہے تو پہلے اپنی دلیل کو قرآن ثابت کرنا ہوگا۔ پھر اسی دلیل سے ثابت کریں گے کہ قرآن محفوظ ہے۔ اس آیت کے قرآن ہونے پر دلیل اجماع امت ہے۔

نہیں مانیں گے تو

قرآن کی حفاظت ثابت نہیں ہو سکتی۔ اس سے آپ اندازہ فرمائیں کہ اجماع امت کتنی قوی دلیل ہے۔ اجماع امت ادلہ اربعہ (چاروں دلیلوں) میں سب سے مضبوط بھی ہے اور سب سے آسان بھی ہے۔ آسان تو آپ جلدی مان لیں گے۔ سب سے مضبوط جلدی نہیں مانیں گے۔

امت سب سے مضبوط دلیل نہیں ہے۔ حالانکہ اجماع امت مانیں گے تو قرآن کی

اس آیت پر یہود و نصاری کا ایک اعتراض ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ اللہ نے کیا ہے۔ لیکن اس آیت سے ثابت نہیں ہوتا۔ کیوں؟ اس لیے کہ قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا انا نحن نزلنا القرآن انا نحن نزلنا الذکر تو ذکر جس طرح قرآن ہے، اسی طرح تورات و انجیل بھی ذکر

نزلنا انزلنا ۔نزلنا،نزّل ینزّل تنزیل

انزل ینزل انزال انزال

تنزیل

إِنَّآ أَنزَلۡنَاهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ ۔ وَمَآ أَدۡرَاكَ مَا لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ

اس کا جواب یہ ہے کہ نزول قرآن دو مرتبہ ہوا ہے۔ ایک لوح محفوظ سے آسمان پر اور ایک آسمان سے زمین پر۔ لوح محفوظ سے آسمان پر اکٹھا اترا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر انا نحن نزلنا الذکر

حیثیت بھی حفظ کرتے ہیں لیکن ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ اکثر قرآن کریم

غریب کے ہاتھ میں آئے تھے اور محفوظ ہو گئے اور اسی طرح قرآن کریم غریب کے ہاتھوں میں آتا ہے، تو محفوظ ہوتا ہے۔ بڑا آدمی قرآن کی قدر نہیں کرتا۔ غریب کا بچہ

بڑا سمجھتا ہے کہ میں نے احسان کیا ہے کہ بیٹے کو قرآن کا حافظ بنادیا ہے۔ غریب سمجھتا ہے کہ قرآن کریم کا احسان ہے کہ ہمارے گھر میں آگیا ہے۔ تو جو اس نعمت کی قدر نہ کرے اللہ اس کو وہ نعمت دیتا ہی نہیں اس لیے اللہ غریب کو قرآن دیتے ہیں مالداروں کو نہیں دیتے۔ اور جب مالدار قدر کرتا ہے تو اس کے گھر میں بھی

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

۱

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه، ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولنا محمدا عبده ورسوله اما بعد!

فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی - وَيَسِّرْ لِی أَمْرِی - وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي-يَفْقَهُوا قَوْلِی
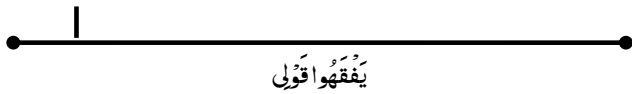
اشْرَحْ لِی صَدْرِی

وَيَسِّرْ لِی أَمْرِی

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

میں جاؤ پھر پولیس کی مار کھاؤ پھر جیل میں جاؤ اور پھر واپس آکر پھر یہی بیان

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ

شَيَّبَتْنِي هُودٌ

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ

بَاب السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ
وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ

باب ما جاء فی عمامة النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دیہات میں ایک باباجی فوت ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی

اشْرَحْ لِی صَدْرِی

اشْرَحْ لِی صَدْرِی

وَيَسِّرْ لِی أَمْرِی

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِی

يَفْقَهُوا قَوْلِی

اشْرَحْ لِی صَدْرِی

اشْرَحْ لِی صَدْرِی

سمجھائیں۔ جب تک بندہ اپنا عقیدہ اور اپنا مسئلہ نہ سمجھے اس وقت تک وہ اپنا عقیدہ اپنا مسئلہ دوسروں کو سمجھا نہیں سکتا۔ پہلے سمجھنا ہے پھر سمجھانا ہے۔ اور جب سمجھا نہیں ہو گا تو پھر سمجھائے گا کیسے؟ اور جب آدمی اپنا عقیدہ سمجھ جاتا ہے تو پھر بندے کو دلیل دینے کا لطف آتا ہے اور جب نہیں سمجھتا تو کسی وقت بھی مخالف کا حملہ ہوتا ہے اس بندے کی دلیل ٹوٹ جاتی ہے اور مزید دلیل پیش نہیں کر سکتا چونکہ اپنے عقیدے کو سمجھا نہیں ہوتا۔

آپ حضرت خطبات حکیم الامت کو پڑھا کریں، خطبات حکیم الاسلام کو آپ پڑھیں، حضرت نانوتوی اور حضرت مدنی کے علوم کو پڑھیں۔ پھر اندازہ کریں کہ ان اکابر کا قلم اور زبان کیسے چلتی ہے، کیوں؟ مسئلہ سمجھے ہوتے ہیں اس پر مثال، مثال پر مثال چلتی جاتی ہے اور جب اصل بات سمجھ نہ آئے تو پھر بندہ مثالوں سے بات

أَيْنَ اللّٰهُ

اللہ موجود بلا مکان

اللہ تعالیٰ موجود بلا

مکان

موجود بلا مکان

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ

عَنِّي "یاء

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ

مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَى مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ

"ھو

ہے۔ ماہیت تو ذات کو کہتے ہیں تو جب "ھو"

ضمیر وضع ذات کے تو جب ذات کا ترجمہ موجود ہو تو ہم ذات کو

جو مجاز ہے، کی طرف کیوں جائیں، "

ہم نے کاغذ پہ کلیجہ رکھ دیا نکال کے
فسوس کہ قدردان نہیں ہیں کمال کے

جگہ ہوئے اس میں اشکال کی کیا بات ہے اگر ان کا

مَنْ أَنَا؟ اس

أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ أَيْنَ اللّٰهُ فِي السَّمَاءِ

فِي السَّمَاءِ

فی السماء

صَرفُ

لِمَ فَعَلْتَ؟ مِنْ خَشْيَتِكَ؟

فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ

الغیبۃ أشد من الزنا

إِلَيۡهِ يَصۡعَدُ ٱلۡكَلِمُ ٱلطَّيِّبُ

اليه

اليه

کیسے ہے؟ میری جیب میں پیسے موجود نہیں ہیں لیکن محفوظ ہیں کبھی ایسے بھی
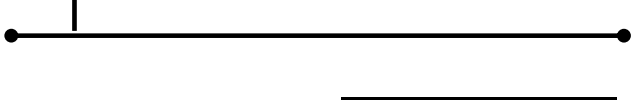
جماعت میں۔

وماعلینا الاالبلاغ

متکلم اسلام ایک نظر میں

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت: 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم: حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوہڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ وتفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ تعالیٰ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس: معہد الشیخ زکریا چپاتا، زمبیا (افریقہ)، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب: سرپرست اعلیٰ: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مرکزی ناظم اعلیٰ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروس

سرپرست: احناف ٹرسٹ

تبلیغی اسفار: ساؤتھ افریقہ، ملاوی، زمبیا، کینیا، سنگاپور، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، یمن، بحرین

تصانیف: عقائد اہل السنۃ والجماعۃ، درس القرآن، نماز اہل السنۃ والجماعۃ، صراط مستقیم کورس (مرد و خواتین)، اعتکاف کورس، خطبات متکلم اسلام، مضامین متکلم اسلام، مجالس متکلم اسلام، مواعظ متکلم اسلام، شہید کربلا اور ماہ محرم، قربانی کے فضائل ومسائل، بیس رکعات تراویح، القواعد فی العقائد، اصول مناظرہ، المہند اور اعتراضات کا علمی جائزہ، فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ، خطبات برما۔

بیعت وخلافت: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر رحمہ اللہ تعالیٰ

امین العلماء قطب اعصر حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

اصلاح وارشاد

خانقاہ اشرفیہ اختریہ، 87 جنوبی، سرگودھا

www.ahnafmedia.com